

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232093

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَصْدُوقٌ

مَطْبَعُ الزَّيْنِ وَأَكْبَرُ كُتُبِهِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیے فعل اور حرف جسے عیان
کہ موالہ اصحاب کا بھی مشمول
کئی قاعدے فارسی کے بیان
لگے ہاتھ یہ فرس کا مانہ
کوے نیک شائق کے حق میں عا

زور پہلے اسمخ اور دجان
پھون پھر من اسے مدد و رسد
کرون بعد اسے ہندی زبان
کہ ہندی زبانوں کو ہوا فائدہ
جو اسکو پڑھے اوس سے ہر التجا

بعد مدد و رسد کے یہ نالائق تذیر الدین حسن شائق قرشی ہاشمی بن شاہ غلام محی الدین اویسی التماس
لکھتا ہے کہ یہ رسالہ کہ نام اسکا معینہ فیوض ہے اور تاریخ اسکے تصنیف کی اس نام سے حال ہوئی کہ
واسے فارسی سیکھنے والوں کے شہر بریلی میں بیچ رفاقت اور ملازمت امیر عالی مقام سردار
والا احتشام عنین بیچ عنی شناس کہ گم گستر فیض اس۔ قراب علی بناب محمد یار خان بیاد و خلف بناب
ذوالفقار الدولہ محمد ذوالفقار خان بہادر دلاور جنگ کے جمع کیا گیا لازم ہے کہ ہندی سیکو
خوب یاد کریں تو جلد شکلات فارسی کے اونپڑسان جہان اتنی بیاد مقبول ہوا و پڑھنے والو
علم حاصل ہوئے سائنس ہر اور ایک عقدے اور فرین باجا و خطبے کے واللہ مستعان علیہ السلام

مقدمہ اصطلاحات کے بیان میں

حرکت پیش اور زبر اور زیر کو کہتے ہیں
متحرک وہ حرف کہ پیش یا زبر یا زیر لکھا ہو
نہ ضم نہ رفع پیش کو کہتے ہیں * *
فتوح فتح نصب زبر کو کہتے ہیں
کسرہ کسر جر زیر کو کہتے ہیں *
مضموم مرفوع وہ حرف کہ پیش لکھا
منفوع منصوب وہ حرف کہ زبر لکھا
کنسور محجور وہ حرف کہ زیر لکھا ہو
سکون بحزم کو کہتے ہیں *
ساکن اور زودہ وہ حرف کہ بحزم لکھا ہو
الف محدودہ وہ الف کہ دوسرے الف
ساتھ ملے بڑھا جاوے جیسے الف آمین
المقصود وہ الف کہ دوسرے الف سے ملے جائے
تشدید ملا کے پڑھنا ایک قسم کے دو حرفوں کو
جیسے حقایق و وقاف پڑھے جاتے ہیں
مشدود وہ حرف کہ سیر تشدید ہو
جیسے فرخ کی ہے اور حقا کا قاف
ما قبل ایک حرف سے دوسرا حرف کہ دہنی
طرف ہو جیسے ہمین سے ما قبل ہے کے
ما بعد ایک حرف سے دوسرا حرف کہ بامین

حرف ہو جیسے آب میں بے ما بعد الف کے کہ
موقوف وہ حرف کہ زودہ اور وسکا قبل
متحرک نہ جیسے وال زور کی او میں تے ہوتا
معجمہ اور منقوط وہ حرف کہ نقطہ لکھا ہو جیسے
ب ش ث ن خ ذ ز ش ض ظ غ ف ق ک
معلمہ و خیر منقوط وہ حرف کہ نقطہ نہ لکھا ہو
جیسے ان درس میں ط ک ل م و ہ
فوقانی وہ حرف کہ او پر نقطہ لکھا ہو
تحتانی وہ حرف کہ نیچے نقطہ لکھا ہو
تازمی وہ حرف جو زبان عربی میں آئے ہیں
عجمی وہ حرف کہ زبان عربی میں نہیں آئے
اور زبان فارسی سے خصوصیت رکھتے ہیں جیسے
پین ژل اور ان حرفوں کو فارسی بھی کہتے ہیں
موجودہ وہ حرف کہ ایک نقطہ لکھا ہو جیسے ب
تھناؤ وہ حرف کہ دو نقطے لکھا ہو جیسے ت
مشکشہ وہ حرف کہ تین نقطے لکھا ہو جیسے ث
واو معروف وہ واو کہ ما قبل اس کے ہند
اور خوب ظاہر بڑھا جائے جیسے واو کور کا
واو مجہول وہ واو کہ ما قبل اس کے نہ ہو
اور خوب ظاہر بڑھا جائے جیسے واو کور کا

۲
تفہیم غرض
معد در فہرست
۳
اصطلاحات
حرکت پیش اور زبر اور زیر
متحرک وہ حرف کہ پیش یا زبر یا زیر
نہ ضم نہ رفع پیش کو کہتے ہیں
فتوح فتح نصب زبر کو کہتے ہیں
کسرہ کسر جر زیر کو کہتے ہیں
مضموم مرفوع وہ حرف کہ پیش
منفوع منصوب وہ حرف کہ زبر
کنسور محجور وہ حرف کہ زیر
سکون بحزم کو کہتے ہیں
ساکن اور زودہ وہ حرف کہ بحزم
الف محدودہ وہ الف کہ دوسرے
ساتھ ملے بڑھا جاوے جیسے الف
المقصود وہ الف کہ دوسرے الف
تشدید ملا کے پڑھنا ایک قسم
جیسے حقایق و وقاف پڑھے جاتے
مشدود وہ حرف کہ سیر تشدید
جیسے فرخ کی ہے اور حقا کا قاف
ما قبل ایک حرف سے دوسرا حرف
طرف ہو جیسے ہمین سے ما قبل
ما بعد ایک حرف سے دوسرا حرف

یای محروف وہی کہ جسکے اقبل کسرہ ہوا اور
 خوب ظاہر پڑھی جاوے جیسے یے نبی کی
 مچھول دیے ہر کہ جسکے اقبل کسرہ ہوا اور خوب
 ظاہر نہ پڑھی بلکہ جیسے یے کے اور سے کی
 حذف + دور کرنا کسی لفظ کا +
 محذوف + وہ لفظ کہ دور کیا گیا +
 ملفوظ + وہ حرف کہ پڑھنے میں آئے
 غیر ملفوظ + وہ حرف کہ پڑھنے میں نہ آئے
 واو معدولہ + وہ واو کہ لکھنے میں آئے اور
 پڑھنے میں نہ آئے جیسے خود اور خویش میں
 ہای متغی + وہ ہے ہر کہ واسطے اظہار حرکت
 آخر کلمے کے لکھتے ہیں جیسے آخر پر روانہ کی
 متشابہ + وہ حرف کہ آپس میں ایک سے دوسرے
 مخفف + وہ لفظ کہ جہین سے کوئی حرف
 کم کیا جاوے جیسے ہر مخفف ہر بود کا +
 صلیغہ + لفظ کہ کہتے ہیں +
 مشتق + وہ کلمہ کہ اور کلمے سے بنایا گیا
 جیسے آدم مشتق ہوا آدم سے
 مخاطب + شخص کو کہ جس سے بات کہاجائے

مرادف + وہ دو لفظ کہ معنی ایک ہوں دونوں کے
 نکرہ + وہ لفظ کہ غیر معین ہو جیسے مرد اور زن
 ہر مرد کو مرد اور ہر زن کو زن کہہ سکتے ہیں
 معرکہ + وہ لفظ ہر کہ کہنا اور سکا ایک ذات پر
 درست ہو دوسری ذات پر نہ ہو
 جیسے زیر جب کا نام ہر او سکی ذات پر
 یہ لفظ بولنا درست ہر غیر کی ذات پر نہیں
 مقدر + وہ لفظ ہر کہ عبارت میں نہ ہو
 اور معنی اس کے لیے جاوین جیسے بتدرا سیکنم
 مقدر عریع بنام جہاندار جان افروز کے اوپر
 اشباع + دراز کرنا حرکت کا ہر
 اس طرح کہ ضمے کی درازی سے واو اور
 فتح کی درازی سے الف اور کسرے کی
 درازی سے یای تختانی پیدا ہو جیسے
 افتاد و افتاد اچا راجا آتش آتیش
 ترخیم + دور کرنا حرف کا ہر
 کلمے کے آخر سے جیسے ان مخم ہر
 مانند کا اور گوز مخم ہر گوزن کا
 مخم کے معنی ترخیم کیا گیا

باب اول الفاظ مفردہ کے بیان میں

فصل تعریف کلمہ + ہر ایک لفظ یا معنی کہ زبان سے آدمی کے نکلے تین قسم ہوا اول

فعل اور حرف و اسم وہ ہر کہ اس کے معنی میں زمانہ نیا پایا جائے اور اس پر معنی و را اور برابر اور برائے کے آسکین و کہ معنی بچ ہر کہ معنی اور پر برائی کے معنی واسطے جیسے باغ اور تخت اور گل اور زید و در باغ و تخت برای گل فعل وہ ہر کہ جس کے معنی میں زمانہ پایا جا اور زمانہ میں گذر اہوا اور موجود اور آئندہ گذرے ہوئے زمانے کو ماضی کہتے ہیں اور موجود کو حال اور آئندہ کو مستقبل فعل ماضی پر وروپالا اس نے زمانہ گذشتہ میں فعل حال می پر وروپالنا ہی وہ زمانہ حال میں فعل مستقبل خواہد پر وروپالنا وہ زمانہ آئندہ میں احرف وہ ہر کہ بغیر اس کے کہ طے اور اس سے معنی حاصل نہوں جیسے از اور تا و رقم از بخاتا یا بخا گیا میں یہاں سے وہاں تک اندک ترجمہ سے اور ناکار ترجمہ تک یا در کہو کہ اسم و قسم ہر ایک تو جہاں کہ جس سے اور کوئی کلمہ نکلے جیسے گل اور غنچہ و دوسرے مصدر کو اس سے اور کلمے نکلتے ہیں فارسی میں مصدر کے آخر فون ہوتا ہی ہے کہ کے یا دال کے جیسے کشتن اور پرورن اور ہندی میں آخر مصدر کے آنا ہی جیسے پورن کا ترجمہ پلانا اور کشتن کا ترجمہ ڈالنا اور جتنے فعل میں کیا ماضی کیا مضارع کیا حال کیا مستقبل کیا امر کیا ہی سب مصدر نکلتے ہیں اور مضارع فعل ہر کہ حال کے اور مستقبل کے معنی کو شامل ہو جیسے گذرے وہ زمانہ حال میں اور زمانہ مستقبل میں جب مصدر بطلوں اصل ثمرہ تو واسطے پہلے مصدر کو لکھنا ضرور ہوا ہر ایک مصدر کے ساتھ مضارع و اسکا بھی لکھا جاتا ہے

فصل مصادر کثیر الاستعمال کے بیان میں

آزمودن	آزانا	آزایہ
آسودن آسایدن آرامانا	آساہ	آسایدن
آغشتن آغشتن آغشتن	آغشتن	آغشتن
آشاسیدن	آشام	آشاسیدن
آغاریدن آغشتن	آغار	آغاریدن
آغادون آغادون	آغادون	آغادون
آغاریدن آغاریدن	آغار	آغاریدن

[illegible]

بخشیدن	بخشنا یا بخش دینا	بخشه	پسندیدن	پسند کرنا	پسندو
بستن	بانهنا	بندو	پنداشتن	جانا بو جنانا	پندارد
بودن	هونا	بود	پندیدن	نصیحت کرنا	پشود
پوسیدن	چومنا	پوسد	پوشیدن	ژهاپا پینا	پوشد
پویدن	سنگهنا	پوید	پوچیدن	بجیرا بیشتا	پوچد
پختن	جهانا	پیزد	پیراستن	سنوارا	پیرایه
پ			پیودن	ناپنا	پیایه
پاییدن	دورنا جهانا گورگه کرنا	پاید	پویدن	دورنا	پوید
پاشیدن	چهره کرنا	پاشد	پوشتن	پونزیدن	پوشتد
پالودن	پالاییدن صاف کرنا	پالاید	پوختن	پوختیدن	پوختد
پالیدن	دووندهنا	پالید	ت		
پاییدن	دیرنگه پینا	پاید	تابیدن	تابیدن	تابد
پختن	پکانا	پیزد	تاختن	تاخیدن	تاخد
پرودن	خال دینا باگمنا	پرود	تپیدن	تپینا	تپد
پزیرفتن	قبول کرنا	پزیرد	تراشیدن	تراشنا	تراشد
پرداختن	پردازیدن	پرداختد	ترامیدن	ترامیدن	ترامد
پرمنیدن	پوجنا	پرسته	ترسیدن	ترسنا	ترسد
پرسیدن	پرچشنا	پرسد	ترقیدن	ترقشنا	ترقد
پریدن	اوژنا	پرود	ترنجیدن	ترنجشنا	ترنجد
پزودیدن	پزودنا	پزود	ترنیدن	ترنشنا	ترند
پرودن	پالنا	پرود	تسیدن	تسنا	تسد

پسندیدن

پوشیدن

پوچیدن

پوختن

مصدر برسان قلم بین با آئین یکا لیکن بعضی کلام برین بنیاد بعضی بنیاد اسکاتست هم نوشته طبعی برین و بعضی بنیاد

خرامیدن	ثلثا	خراد
خروشدین	شور کرنا	خروشد
خریدن	مول لینا	خرد
خرزیدن	گھسنا	خود
خستن	زنجی کرنا زنجی پونا خستد	
خاستن خستین	اوٹھنا	خیند
خسپیدن	سونا	خسپد
خفتن خوابیدن	سونا	خوابد
خلیدن	چھنا	خلد
خموشدین	چپ رہنا	خموشد
خمیدن	جھکنا	خمد
خندیدن	ہنسنا	خند
خواستن	چاہنا	خواہ
خواندن	پڑھنا بولنا	خواند
خوردن	کھانا	خورد
خوشیدن	سوکھنا	خوشد
خسپیدن	بھگنا	خسپد
خیدن	غم دینا	خسید
و		
دادن	دینا	داد
داختن	رکھنا	دارد
تنیدن	تننا	تند
توانستن	سکنا طاقت کھنا ممکن پونا تواند	
ج		
جستن جویدین	ڈھونڈھنا	جوید
جنبیدن	ہٹنا	جنبد
جگیدین	لڑنا	جگد
جوشیدن	اوبلنا	جوشد
جھیدن جستن	کودنا	جھد
چ		
چنیدن	لڑنا	چند
چریدن	چرنا	چرد
چسپیدن	چھٹنا	چسپد
چشیدن	چھکنا	چشد
چکیدین	چکنا	چکد
چلیدن	چلنا	چلد
چمیدن	چلنا	چمد
چیدن	چھنا	چیند
خ		
خاریدن	کھجلا	خارد
خاچیدن	چھانا	خاچد
خراشدین	چھلنا	خراشد

دانشستن	جاننا	دانه	رفتن	جانا چلنا	رود
دراییدن	آواز کرنا	دراید	رفتن رسیدن	جھاڑو دینا	روید
درخشیدن	چمکنا	درخشد	رسیدن	بھاگنا	رود
دردون دریدن	کھیت کاشنا	دروود	رنجیدن	آزوده پھونا	رنجید
درفشیدن	کاچنا	درفشد	رنزیدن	رنده کرنا	رنزد
دریدن	بھاڑنا	درد	رنجیتن ریزیدن	گرا نا پٹانا	بریزد
دزدیدن	چورانا	دزدود	ریدن	گھنا	بیدریند
دلیدن	دلنا	دلید	رستین	گھنا	رستید
دسیدن	پھونکنا بھنا گپ مارنا	دسد	ز		
دوختن دوزیدن	سینا	دوزود	زادن زائیدن	جننا	زاید
دوشیدن	دوہنا	دوشد	زاریدن	رونا	زارد
دویدن	دوڑنا	دود	زون	مارنا	زند
دیدن	دیکھنا	دیند	زودون زوایدن	کھوچنا	زوداید
			زویدین	بسنابچہ پیداهونا	زوید
			زوبیدین	زیب دینا	زوبید
			زستین	جینا	زید
			ژ		
راذن	ہانکنا چلانا	رانید	ژاژیدن	بھودہ بکنا	ژاژد
ربودن	لے بھاگنا	رباید	ژولیدن	بکھڑنا	ژولید
رزیدن	رنگ کرنا	رزود			
رستن ژوئیدن	جھنا	روید			
رستن رھیدن	چھوٹنا	رھد			
رستن رستن رسیدن	کاتنا	رستید			
رسیدن	پھونچنا	رسد	س		
			ساختن	مواقت کرنا بھانا	سازد

لے دیدن بھونچنا علی بردن بریدن ۱۲

ساییدن	سودن	گهنا	ساید	شدن	شودن	هونا	شود
سپردن	سپردن	سپردن	سپرد	شپلیدن	شپلیدن	نچرنا	شپلیدن
سپردن	سپردن	پال کرنا راه چلنا	سپرد	شستن	شودیدن	دهنا	شودیدن
سپردن	سپردن	سوزا چیلنا	سپرد	شکافتن	شکافتن	پشتنا پهارنا	شکافتن
ستودن	ستایدن	تفریق کرنا	ستاید	شکستن	شکستن	توشتا توژنا	شکستن
ستیدن	ستیدن	لینا	ستد	شکفتن	شکفتن	کهلنا	شکفتن
ستیزیدن	ستیزیدن	ژونا	ستیزد	شکوختن	شکوختن	الفهون گهنا گهنا	شکوختن
سنجیدن	سنجیدن	چراغ کی بتی بڑھانا	سجده	شکوکیدن	شکوکیدن	بزرگی جنانا	شکوکیدن
سراییدن	سردون	گاتا	سراید	شکپیدن	شکپیدن	سبر کرنا	شکپیدن
سرخیدن	سرخیدن	گوندھنا	سرخید	شمرن	شمرن	گهنا جاننا	شمرن
سرفیدن	سرفیدن	کھانسانا	سرفد	شناختن	شناختن	پچاننا	شناختن
سزیدن	سزیدن	لائیق هونا	سزد	شمیدن	شمیدن	سده گهنا	شمیدن
سفتن	سفتن	پرونا	سفته	شمودن	شمیدن	شفقتن	شفقتن
سگالیدن	سگالیدن	اندیشہ کرنا	سگالده	شوریدن	شوریدن	شور کرنا	شوریدن
سبیدن	سبیدن	سوراج کرنا	سبده	شیفتن	شیفتن	فرہتم هونا	شیفتن
سنجیدن	سنجیدن	توننا	سنجده	ط			
سوختن	سوختن	جلنا جلانا	سوزد	طلبیدن			
شش				ط			
شاشیدن	شاشیدن	موتنا	شاشد	غ			
شایستن	شایستن	لایق هونا	شاید	غزیدن	غزیدن	شور کرنا	غزیدن
شناختن	شناختن	شناختن	شناختد	خلطیدن	خلطیدن	زولکنا	خلطیدن
				غنودن	غنودن	ادو گهنا	غنودن

گزیدن	قبول کرنا	گزیند	نہشتن نوشتن	گھنا پینٹنا	نویسنہ		
گسارون	گھانا	گسارو	نہستن	بیٹھنا	نشیندہ		
گسترون گستریدن	پھنا	گسترو	نگاکشتن نگاریدن	گھنا افش کرنا	نگاکارد		
گستن گسلیدن	توڑنا	گسلد	نگریستن	دکھنا	نگرد		
گفتن	کھنا	گوہر	نگوہیدن	بڑا کھنا	نگوہر		
گماردن گماشتن	تعیین کرنا	گمارو	منوون	دکھانا کرنا	نمایہ		
گنجیدن	سمانا	گنجید	نواختن نوازیدن	نوازا	نوازو		
ل							
لرزدین	کاٹنا	لرزد	نوشیدن	پینا	نوشد		
لغزیدن	پھسلنا	لغزو	نہادون	رکھنا	نہد		
لوکیدن	گھنٹیاں چٹنا	لوکید	نہفتن	چھپانا	نہفتد		
لیسیدن	چاٹنا	لیسد	نیازیدن	عاجزی کرنا	نیازو		
م							
مالیدن	مٹنا	مالد	نیوشتن	سنا	نیوشد		
ماندن	دھنا مشاہیر ہونا	ماند	و				
مردن	مڑنا	میرد	ورزیدن	قبول کرنا	ورزو		
مکپیدن	چھسنا	مکد	وزیدن	ہوا کا چٹنا	وزو		
ہ							
میختن میزیدن	سوننا	مینرو	ہشتن ہلیدن	چھوڑنا	ہلد		
ن							
نازیدن	ناز کرنا ناز کرنا	نازو	ہاریدن	دکھنا	ہازو		
نالیدن	رونا	نالد	ک				
ناویدن	خم ہونا	ناود	پارستن	طاقت رکھنا	پارو		
پ							
پافتن						پانا	پابد

خاندانہ کبھی لفظ عربی سے بھی مصدر فارسی کا بنا لیتے ہیں جیسے طلبیدین اور نصیدین اور نصید
 طلبیدین کے معنی مانگنا بلانا نصیدین کے معنی سمجھنا طالب اور فہم اور رقص تینوں لفظ عربی
 کے ہیں اسی طرح کبھی لفظ ہندی سے بھی مصدر فارسی کا بنا لیتے ہیں جیسے چلیدین کہ چلنے سے بنا

فصل مصاد و قلیل الاستعمال کے بیان میں

افزودیدین	۱	
نفاضا کردن و برآفتن		آجیدین آجین آژین آژون آژن آژن آژن
و دور کردن گرد کہ بر جامہ نشیند		آچاریدین آچختن آچارد آمیند
افعالیدین فعالیدین افاریدین افاریدین		آرستن توانستن آرد تواند
آفیدین تعجب کردن		ارغیدین ارعدن یعنی خشم کردن
افسایدین افسون خواندن		آرمیدن آرمیدن مخف آرمیدن
افزیدین آلاستن و زیبادادن		اخروشیدین بمعنی خر و کشیدن
اوزودن بمعنی افزودن		اژیدین دانا و ہوشیار شدن
آگستن محکم بستن		اسپردن باز و پیاپال کردن و انجام رسانیدن
آگستن آشتن آگستن آگستن		استیمیدین و ستیمیدین جنگ کردن
گندن بزیادتی پر کردن		آشوردن و آشتیدین بہم زدن و ہم آشتیدین
الفاضن الفختن الفخیدن الفخیدن		آشیختن پاشیدن
اندوختن یعنی جمع کردن		اشکوختن و شکوختن لغزیدن و از باد زدن
انوبیدین بوا کردن		آغاریدین آغالیدین برغلانیدن یعنی لغزنا
انبودن آفریدن و آفرینش و خلقت		آغندن بمعنی آگندن
انستن غلیظ و سطر شدن		آغوختن و آگوشیدن در بر گرفتن
انجوختن انجوختن انجوختن انجوختن		آفندن آفندیدن جنگ و جدوت کردن
شکنج و چین افادون		

انجیدن	ریزه ریزه کردن	پی سپردن	لکه کوب و پایال کردن		
انزخیدن	پناه گرفتن	پالودن	پالاییدن		
اندیدن	سخن بشک کردن	پراشیدن	پراشان کردن		
اوباریدن	نال و ناری کردن	پر کشیدن	پریشان کردن		
اوباردن	اوباریدن	پر مخیدن	عاق شدن و دور شدن		
اورندیدن	فریب دادن	پهناییدن	آب دادن		
اوزندیدن	اوزندن	پیسیدن	میل کردن		
اژدرلیدن	بوزن و معنی اژدرلیدن	ت			
آهنگیدن	آهنگیدن				
آهنگستن	مخفف آهنگستن	ب			
بندیدن	بندیدن				
بخسیدن	کاهیدن	ج			
بخشیدن	بخشیدن				
برجمیدن	دست مالیدن	چ			
بسنیدن	ساختن و آما دن				
بشخوین	بشخوین	چ			
بشکلیدن	بناخن و سرکار در خننه کردن				
چوباریدن	بخاییده فرو بردن	چ			
چوکندن	افکندن				
ب فارسی					
چ					
چاییدن	چاییدن	چ			
چپیدن	چپیدن				
چربیدن	افزون شدن و غالب آمدن	چ			
چ					

کنبوریدن	مکر کردن	فکر کردن	فکر کردن
کولیدن	کندن	خزیدن	خزیدن
کیبیدن	یکسختن	منانیدن	منانیدن
ک فارسی		منویدن	منویدن
گالیدن	دو شدن و کناره گرفتن	فنجیدن	فنجیدن
گرایستن	بمعنی گراییدن	فتودن	فتودن
گریفتن	بمعنی گرفتن	در گفتار و رفتار و مغرور شدن	در گفتار و رفتار و مغرور شدن
گزریدن	چاره کردن	فیوریدن	فیوریدن
گلالیدن	آشنا شدن	ق	
گواردن	زود بهضم شدن	قهار کردن	قهار کردن
گوالیدن	بالیدن و افزون شدن	ک	
ل		کالیدن	کالیدن
لغزیدن	لغزیدن	کراچیدن	کراچیدن
لوغیدن	آشامیدن و نوشیدن	کراژیدن	کراژیدن
لوخیدن	خمدن	کرخیدن	کرخیدن
لیزیدن	آیینختن	کپسیدن	کپسیدن
لاییدن	آواز کردن	کراخیدن	کراخیدن
لانیدن	جنبانیدن	کزویدن	کزویدن
لیسیدن	خامیدن	کشفتن	کشفتن
م		کشودن	کشودن
مالسیدن	ماند شدن و بگری	مخمرده و معدوم شدن	مخمرده و معدوم شدن
		کشیدن	کشیدن

مخیدن	چسپیدن	واخیدن	پنبہ و پشم زدن
مشتن	سرشتن و خمیر کردن	وا کردن	کشادن
مولیدن	درنگ کردن	وژ و لیدن	تقاضا کردن بزرگفتن کسی یا کسی کار
موسیدن	نوحه کردن	دشتن	جسیدن و رقص کردن
ن		وندیدن	چاره جستن
نقاشتن	نشاندن	ولسیدن	گستر دن
نکشیدن	گرفتن عضو یا خون بزرگیکه در کتف	ه	
نقلیدن	هم بدین معنی ہندی چٹکی لینا	ہاژ و سیدن	حیران شدن و فرماندن
نمیدن	میل کردن	ہنجیدن	کشیدن
نوازدیدن	ناخاییدہ بکلیت فرو بردن	ہوختن	ہوختن
نواپیدن	بانگ کردن	کشیدن	کشیدن
نواریدن	ناشامی صبح کردن	ہوشاوردن	تشہ شدن حیوانات
نمیدن	اندیشہ کردن	می	
و		یازیدن	جانش کردن و نر و بعضی
واجیدن		آہنگ کردن	کشیدن
گفتن		یوزیدن	جوسیدن و نفیض کردن

فائدہ کہی مصدر مرکب ہوتا ہے دو فعلوں سے جیسے گوش کردن نقش کردن سے کہی کردن گاہدشتن اسید و مشتق اور ہند انکس اور یاد رکھو کہ ماضی اور مضارع اور امر و نئی بھی ان مرکب مصدروں کے مرکب ہوتے ہیں جیسے گوش کرد گوش کند گوش کن اسی قیاس پر سمجھ لو اور دیکھی بھی

فصل فعلوں کے بنانے اور اونکی گردان کے بیان میں

فعل کے معنی کیا ہیں کرنا کسی کام کا اور جو کام ہو اسکا کرنے والا بھی ضرور ہوتا ہے اور اس کام کے کرنے والے کو فاعل اور اس فعل کا کتے میں اس پر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے جیسے رفت زید یعنی گیا زید

یا لفظ یادور کے لفظ ناتھا کا دو جیسے می پروردہ می پروردہ پالتا تھا وہ نمی پروردہ نہیں پالتا تھا
 پروردہ می شدمی پروردہ پالتا تھا وہ نہ پروردہ میشد نمی پروردہ شد نہیں پالتا تھا وہ
 پوشیدہ نہ رہے کہ لفظ می اور ہی مجہول میں سرکڑ بھی لانا درست ہو اور شد کے اوپر بھی جیسے مثال میں
 گذرا اور استمراری کے معنی ہمیشہ کے ہیں ماضی استمراری سے فعل کے معنی کی ہمیشگی زمانہ گذشتہ میں
 دریافت ہوئی ہو یعنی پالتا تھا وہ ہمیشہ زمانہ گذشتہ میں اور کبھی ماضی استمراری کے آخری می مجہول
 بھی زیادہ کرتے ہیں کہتے ہیں می پروردے ماضی شکی وہ ماضی ہو کہ اوس سے کیے ہوئے
 کام کا شک دریافت ہوتا ہو وہ ماضی اگر بنایا جا ہو تو آخر ماضی مطلق کے فقرہ کے ہاں مختفی اور
 باشد زیادہ کر دو اور اوس کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر ہو گا زیادہ کر دو جیسے
 پروردہ باشد پالتا ہو گا اوس نے پروردہ باشد پالتا ہو گا اوس نے پروردہ شدہ باشد پالتا ہو گا وہ نہ پروردہ
 شدہ باشد پالتا ہو گا اور ماضی تمنی اگر بنایا جا ہو تو ماضی مطلق کے آخری می مجہول زیادہ کر دو اور
 اوس کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر سے الف یا لفظ یادور کے لفظ بتائی شناختی
 زیادہ کر دو جیسے پروردے پالتا وہ نہ پروردے پالتا وہ پروردہ شدہ پالتا تھا وہ نہ پروردہ شدہ
 پالتا تھا وہ اور جیسے شستے دھوتا وہ آمد سے آتا وہ اور پوشیدہ نہ رہے تنہا کے معنی ہیں
 آرزو کے اگر یہ ماضی بعد اگر کے معنی کے واقع ہو تو معنی آرزو کے حاصل ہوتے ہیں جیسے زید
 اگر پروردے پروردے زید اگر پالتا ہو تا اگر بعد اگر کے واقع ہو تو ماضی استمراری کے معنی پائے
 جاوینگے یہ بات محاورے میں ظاہر ہو ماضی معطوفہ وہ ہو کہ ماضی مطلق کے آخر فقرہ کے ہاں مختفی
 لکاو میں اور بعد اس کے ایک فعل اور ذکر کے معنی یا یہ ہاں مختفی واو عطف کے معنی میں ہو واو عطف کا ترجمہ
 ہندی میں ہر لفظ اور جیسے پروردہ رفت ترجمہ اسکا پال کے گیا یعنی یا لا اور گیا اس ماضی کی گردان
 سوا اسکے اور ماضیوں کی چار چار گردانیں ہیں پہلی گردان اثبات معروف کی دوسری نفی معروف کی
 تیسری اثبات مجہول کی چوتھی نفی مجہول کی ہر ایک گردان میں سوا ماضی تمنی کے چھ چھ صیغے ہوتے ہیں
 پہلا صیغہ واحد غائب کا علامت واحد غائب کی لفظ میں ظاہر نہیں مگر اس صیغے میں او پوشیدہ ہے

کہ جسکے معنی وہ یا اسنے جیسے رفت گیا وہ پرورد پالا اسنے دوسرا صیغہ جمع غائب کا
 علامت اسکی اند جیسے پرورد ند پالا انھون نے تیسرا صیغہ واحد حاضر کا علامت اسکی
 ہی بیای معروف جیسے پروردی پالا تو نے چوتھا صیغہ جمع حاضر کا علامت اسکی اید
 بیای مجبول جیسے پروردید پالاتنے یا پنجوان صیغہ واحد متکلم کا علامت اسکی ام جیسے پرورد
 پالاتنے متکلم کہتے ہیں بات کرنے والے کو چھٹا صیغہ متکلم مع الغیر کا متکلم مع الغیر وہ بات
 کرنے والا ہوگا اسکے ساتھ اور بھی کوئی شریک ہو علامت اسکی ایم بیای مجبول جیسے پرورد
 پالاتنے پوشیدہ نہ ہے کہ یہ کلمے علامتوں کے جب کہ صیغے سے متصل ہوتے ہیں
 الف او نکلے اول سے دور کیا جاتا ہی جیسے مذکور رہا اور اگر صیغے کے آخر ہا ہی مختفی ہو
 تو وہ الف حذف نہیں کرتے جیسے پروردہ پروردہ اند پروردہ پروردہ اید پروردہ ام
 پروردہ ایم مختفی نہ ہے کہ رسم خط فارسی کا یہ ہو کہ جس کلمے کے آخر ہا ہی مختفی ہو اور اسی
 علامت واحد حاضر کی اسکے ساتھ لگا دین لفظ اسی لکھتے نہیں ایک ہمزہ ا ہی مختفی پر لکھتے
 ا ہی پڑھتے ہیں جیسے گزرا اور ماضی تمنی کی گردان میں تین صیغے ہیں واحد غائب کا جمع
 غائب کا واحد متکلم کا فعل مستقبل بھی ماضی مطلق سے بنتا ہی جب لفظ حواہد
 ماضی مطلق کے اوپر لاؤ گے فعل مستقبل بن جائیگا اور ترجمہ بھی اسکا ماضی مطلق کے
 ترجمے سے بنتا ہی جب کہ اسکے آخر سے الف کو یا ہی مجبول سے بدل کے گایکاف
 فارسی زیادہ کہ ترجمہ مستقبل کا ہو جائیگا جیسے پرورد کا ترجمہ تھا پالا خواہد پرورد کا
 ترجمہ ہوا پالے گا پوشیدہ نہ ہے کہ مستقبل میں صیغہ ماضی مطلق کا
 مسلم رہتا ہی اور کلمے علامتوں کے خواہد کی دال دور کر کے آخر کو لگاتے ہیں
 جیسے خواہد پرورد خواہند پرورد خواہی پرورد خواہید پرورد خواہم پرورد
 خواہیم پرورد ترجمہ ان صیغوں کا گردانوں کی جہ دل سے معلوم ہوگا
 ہورندی کے یاد کرنے کے واسطے یہ مقدمات نظم میں لکھے جاتے ہیں

نظم

فارسی اور ہندی اور تازی میں یا
فارسی مصدر کا یہ جانو نشان
مصدر ہندی کا سن سے یہ پتا
فارسی مصدر سے پہلے تو بنا
آخر مصدر سے فون کو تو اوٹھا
ماضی مطلق کا پایا جب کہ ڈھب
آخر اوٹھے سین تے لا اسی حبیب
بود لا آخر کو پڑھ ماضی بعید
ماضی استمراری اب تو لے بنا
یامی مجول اوٹھے آخر تو لگا
خا ہد او سپر لا کے مستقبل بنا
مصدر ہندی سے بھی افعال سب
ماضی مطلق کو اول تو بنا
گر الف یا دا و آخر ہو تو یا
ماضی مطلق سے باقی فعل سب
ہی لگا آخر کو از جہد قریب
ماضی شکی پہ تو ہو گا بڑھا
آخر مطلق بڑھا تھا سو گھٹا
صیغہ ماضی تمنی یون بنا
ہر مستقبل الف سے لے بنا

جو ہر سب فعلوں کی مصدر آشکار
آخر اوٹھے تن ہی یا دن ہیری جان
آخر اوٹھے ہی مقدر لفظ نا
ماضی مطلق میں دیتا ہوں بتا
نون کے ماقبل کی حرکت مثا
پھر اوسی سے تو بنا افعال سب
یا فقط ہے تاکہ ہو ماضی قریب
شکی ہو جاتی ہی باشد سے پدید
سے کو او سپر پاسے او سپر تو لا
صیغہ ماضی تمنی کو بنا
او سکو ثابت رکھ تو خواہد کو پھر
بنتے ہیں اب سیکھ لے تو مجھے ڈھب
آخر مصدر سے نا کو تو اوٹھا
ورنہ آخر کو الف اوٹھے لگا
بنتے ہیں ہندی میں بھی ای لعل لب
تھا لگا ہر بعید ای بانصیب
ماضی استمراری اب تو یون بنا
لفظ تا تھا اوٹھے آخر کو لگا
تھا کو استمراری میں سے تو مثا
لیک مجول اوٹھے آخر کو لگا

[illegible]

نام گروان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع النصار
فعل ماضی ثانی معروف	نپا لا ہو گا رہے	نپا لا ہو رہے باشند	نپا لا ہو گا تو	نپا لا ہو رہے باشند	نپا لا ہو رہے باشند	نپا لا ہو رہے باشند
ترجمہ						
بات فعل ماضی ثانی مجهول	نپا لا گیا ہو گا رہے	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا تو	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند
ترجمہ						
فعل ماضی ثانی معروف	نپا لا گیا ہو گا رہے	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا تو	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند
ترجمہ						
بات فعل ماضی ثانی معروف	نپا لا گیا ہو گا رہے	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا تو	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند
ترجمہ						
فعل ماضی ثانی معروف	نپا لا گیا ہو گا رہے	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا تو	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند
ترجمہ						
بات فعل ماضی ثانی معروف	نپا لا گیا ہو گا رہے	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا تو	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند
ترجمہ						
فعل ماضی ثانی معروف	نپا لا گیا ہو گا رہے	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا تو	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند
ترجمہ						
بات فعل ماضی ثانی معروف	نپا لا گیا ہو گا رہے	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا تو	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند	نپا لا گیا ہو گا رہے باشند
ترجمہ						

نام گروان	جمع غائب	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نفعی فعل ماضی تثنیٰ مجہول	پہرورده شدہ سے	پہرورده شدہ	پہرورده شدہ	پہرورده شدہ	پہرورده شدہ	پہرورده شدہ	
ترجمہ	نہا لا جاتا وہ	نہا لے جائے دو	خدا ہند پہرورد	خدا ہی پہرورد	خدا ہی پہرورد	خواہم پہرورد	خواہم پہرورد
اثبات فعل مستقبل معروف	خدا ہند پہرورد	نہا لگا وہ	نہا لگے دو	نہا لگا تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو
نفعی فعل مستقبل معروف	نہا لگا وہ	نہا لگے دو	نہا لگے دو	نہا لگا تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو
ترجمہ	نہا لگا وہ	نہا لگے دو	نہا لگے دو	نہا لگا تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو
اثبات فعل مستقبل مجہول	پہرورده خدا ہند	پہرورده خدا ہند	پہرورده خدا ہند	پہرورده خدا ہند	پہرورده خدا ہند	پہرورده خدا ہند	پہرورده خدا ہند
ترجمہ	نہا لگا وہ	نہا لگے دو	نہا لگے دو	نہا لگا تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو
نفعی فعل مستقبل مجہول	نہا لگا وہ	نہا لگے دو	نہا لگے دو	نہا لگا تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو
ترجمہ	نہا لگا وہ	نہا لگے دو	نہا لگے دو	نہا لگا تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو
مضارع بنیادی ماضی مطلق سے اثبات سے اثبات بنیادی اور نفی سے نفی اور معروف سے معروف اور مجہول سے مجہول	نہا لگا وہ	نہا لگے دو	نہا لگے دو	نہا لگا تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو
درا کر کے جوئے ماضیہ مضارع کا بننا ہمارا میں نے کی علامت آخر کو لگا دینا اور جس علامت کے سر پہ پر پائی تھی نفی اور جس علامت کے باقی کو کوہ دینا اور جس علامت کے	نہا لگا وہ	نہا لگے دو	نہا لگے دو	نہا لگا تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو	نہا لگے تو

کے پر پامی تختانی خود اسکا ماقبل مفتوح کریں کلمے علامت کے اور مقام فتح کا اور کسے کا
اس جدول سے دریافت کرو جدول ہی

علامت واحد غائب	علامت جمع غائب	علامت واحد حاضر	علامت جمع حاضر	علامت واحد متکلم	علامت جمع متکلم مع الغیر
حروف	دال معلّہ ساکن	نون ساکن	یای تختانی	یای مجهول اول	میسلم
مضارع آئند	دال مفتوح	نون مفتوح	یای معروف	یای مجهول دوم	بیم مفتوح
حرکت ماقبل	فتحہ	فتحہ	کسرہ	کسرہ	کسرہ
حرف علامت	فتحہ	فتحہ	کسرہ	کسرہ	کسرہ
مثال	پرورو	پرورند	پروری	پرورید	پروریم
ہر یک					

جب مضارع بناتے ہیں تب ماضی مطلق کے آخر کے ماقبل کا حرف ان گیارہ حرفوں میں سے
ایک ہوتا ہے کہ جمع ہیں وہ حروف اس کیب میں شرفم از سخن می اور وہ حرف مضارع میں
ایک اور حرف سے بھی بدل ہوتا ہے اور کبھی دو حرفوں سے بدل ہوتا ہے اور کبھی اس کے بعد
ایک اور حرف زیادہ کرتے ہیں جیسے چید سے چیند اور کبھی اسی حرف کو مسلم کہتے ہیں
اس بدل کرنے کا اور ایک حرف نازد کرنے کا اور مسلم کہنے کا قاعدہ کلیہ نہیں اسی سبب مضارع بنا
مبتدی کو دشوار ہے واسطے آسانی کے ہر ایک مصدر کے ساتھ مضارع اور کما بھی
لکھ لایا اور ان حرفوں کے بدل ہونے کی مثالیں اس جدول سے دریافت کرو جدول پانچ

حرف ما قبل آخر مضاعف	حرف آخر مضاعف	حرف قبل آخر مضاعف	حرف قبل آخر مضاعف	حرف قبل آخر مضاعف	حرف قبل آخر مضاعف	حرف قبل آخر مضاعف	حرف قبل آخر مضاعف
خ	زیمجمہ	افروختہ	افروز شود	ا	رہملہ	ن	داد
س	سہملہ	شناخت	شناسد	رہملہ	ن	کرد	کند
ش	شیمجمہ	فروخت	فروشد	م	س	آید	آید
ش	رہملہ	کاشت	کار دگمارد	س	ہ	رست	رہ
س	سہملہ	نوشت	نویسد	پای تختانی	آراست	آراید	آراید
ل	ہشت	ہلد		نون دال	ہلد	بست	پیوست
ف	بیموجہ	کوفت	کوبید	زیمجمہ	برخواست	برخیزد	برخیزد
واو	رفت	رود		ل	گست	گسلد	گسلد
واو	گفت	گوید		زیمجمہ	زود	زند	زند
الف	فرمود	فرماید		ن	ن	رائد	رائد
ویای	کشد	کشاید		ی	ی	رید	کشید
تختانی							

جو ماضی دو حرفی ہو او اسکے مضارع میں ایک حرف زیادہ کرتے ہیں جیسے زد کا مضارع زدند ہر
 اور شد کا مضارع شود یا شد اصل میں شین شود ہوا و معروف تمام مضارع اصل سے بنایا شد ہوا اسی بنا
 پر مردہ شد ماضی مجہول تمام مضارع مجہول ہوا پر مردہ شود اور مضارع کا ترجمہ بھی ماضی کے ترجمے
 حاصل ہوتا ہے جب کہ ماضی کے ترجمے کے آخر سے الف دور کر کے باقی مجہول لگا دیں ترجمہ مضارع کا

ہو جاوے گا جیسے پروردہ ماضی کا ترجمہ بالاپروردہ مضارع کا ترجمہ بالے پروردہ شد ماضی مجہول کا
 ترجمہ بالالگیا پروردہ شدہ مضارع مجہول کا ترجمہ بالالجاوے پوشیدہ ترجمہ ہے کہ فارسی میں
 دال ساکن آخر میں اور ماقبل اسکا مفتوح اور ہندی میں یای مجہول آخرین علامت مضارع کی ہے
 جس طرح جسے ہای ہندہ زائر ماضی پر آتی ہو اسی طرح اور اسی حرکتوں سے مضارع پر بھی آتی ہو جیسے
 پروردہ و بچیندہ و بگویدہ فعل حال بنایا جاوے تو فعل مضارع کے اوپر لفظ سے یا ہمے زیادہ کر دو اور جزو
 لفظ سے شود کے اوپر لاؤ جیسے پروردہ فعل تالی معروف ہو اور پروردہ میشو فعل حال مجہول ہو
 اور ترجمہ فعل حال کا مضارع کے ترجمے سے بنتا ہے کہ آخر سے یای مجہول دور کر کے لفظ تا ہی زیادہ
 کریں اور فارسی میں لفظ سے یا ہمے مضارع کے اوپر اور ہندی میں تا ہی آخرین علامت حال
 کی ہو اور حاضر مضارع حاضر سے اور ترجمہ امر حاضر کا مضارع حاضر کے ترجمے سے بنتا ہے
 جب کہ مضارع حاضر سے اور اس کے ترجمے سے آخر کا حرف اور اس کے ماقبل کی حرکت دور کر کے
 امر حاضر اور ترجمہ امر حاضر کا بنایا گیا جیسے پروردی اور پروردی سے پرورد اور پرورد اور ترجمہ
 اسکا بالے تو سے پال تو واسطے سے زنی اور زنی سے زنی بزی اور کوئی بگوئی سے
 گو بگو اور کبھی لفظ دراور بر اور سے بھی امر حاضر معروف کے اوپر لاتے ہیں کہتے ہیں دراور
 برافلن تمکین لیکن اس دراور بر اور سے کو معنی میں کچھ دخل نہیں افلن اور برافلن سے معنی
 ایک ہیں امر حاضر مجہول پروردہ شو کہ بنا ہی پروردہ شوی مضارع مجہول سے ترجمہ
 اسکا ہی بالالجا تو نہی حاضر بنا یا جا ہو تو امر حاضر کے اوپر ہم مفتوح نہی کا لگا دو اور
 نہی حاضر مجہول میں لفظ شو کے اوپر جیسے پرورد اور پروردہ مشو کہ اصل میں پرورد اور پروردہ
 تھا اور ان کے ترجمے کے واسطے امر کے ترجمے کے اوپر نون مفتوح لگا دیا چاہیے کہ پال سے
 پال اور پالاجا سے پالاجا ہو امر غائب بعینہ ثبات فعل مضارع ہی اور نہی غائب
 بعینہ نفی فعل مضارع ہی کیا معروف کیا مجہول بعضے امر غائب اور نہی غائب کے اوپر ایک لفظ
 ان لفظوں سے لاتے ہیں وہ لفظ یہ ہیں گو کہ باید کہ لازم کہ مناسب کہ اور مانند ان کے

جداول گردانهای فعل مضارع و نقل حال امر و نوری							
نام گردان	واحد فاعل	جمع فاعل	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع انقیاد	نام گردان
اثبات فعل مضارع معروف	پیرورده	پیرورند	پیروری	پیرورید	پیرورم	پیروریم	اثبات فعل مضارع معروف
ترجمه	پالے وه	پالین ود	پالے تو	پالو تم	پالون مین	پالین هم	ترجمه
نقی فعل مضارع معروف	پیرورود	پیرورند	پیروری	پیرورید	پیرورم	پیروریم	نقی فعل مضارع معروف
ترجمه	نپالے وه	نپالین ود	نپالے تو	نپالو تم	نپالون مین	نپالین هم	ترجمه
اثبات فعل مضارع مجهول	پیرورده شود	پیرورده شوند	پیرورده شوی	پیرورده شوید	پیرورده شوم	پیرورده شویم	اثبات فعل مضارع مجهول
ترجمه	پالاجا رسه وه	پالے جا بدین ود	پالاجا رسه تو	پالے جا آتم	پالاجا دین مین	پالے جا بدین هم	ترجمه
نقی فعل مضارع مجهول	پیرورده نشود	پیرورده نشوند	پیرورده شوی	پیرورده شوید	پیرورده شوم	پیرورده شویم	نقی فعل مضارع مجهول
ترجمه	نپالاجا رسه وه	نپالے جا بدین ود	نپالاجا رسه تو	نپالے جا آتم	نپالاجا دین مین	نپالے جا بدین هم	ترجمه

نام گردان	واحد	جمع	واحد تکلم	متکلم مع اخیر
فعل امر معروف	پرورد	پرورید		
ترجمہ	پال تو	پالو تم		
فعل امر حاضر مجہول	پروردہ شو	پروردہ شوید		
ترجمہ	پالا جا تو	پالے جاؤ تم		
فعل امر غائب معروف	باید کہ پرورد	باید کہ پرورند	باید کہ پرورم	باید کہ پروریم
ترجمہ	چاہیے کہ پالے وہ	چاہیے کہ پالیں وہ	چاہیے کہ پالیں میں	چاہیے کہ پالیں ہم
فعل امر غائب مجہول	باید کہ پروردہ شود	باید کہ پروردہ شوند	باید کہ پروردہ شوم	باید کہ پروردہ شویم
ترجمہ	چاہیے کہ پالا جاوے وہ	چاہیے کہ پالے جاویں وہ	چاہیے کہ پالے جاؤں میں	چاہیے کہ پالے جاویں ہم
فعل نہی حاضر معروف	مپرورد	مپرورید		
ترجمہ	نپال تو	نپالو تم		
فعل نہی حاضر مجہول	پروردہ مشو	پروردہ مشوید		
ترجمہ	نپالا جا تو	نپالے جاؤ تم		
فعل نہی غائب معروف	باید کہ نہ پرورد	باید کہ نہ پرورند	باید کہ نہ پرورم	باید کہ نہ پروریم
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالے وہ	چاہیے کہ نہ پالیں وہ	چاہیے کہ نہ پالیں میں	چاہیے کہ نہ پالیں ہم
فعل نہی غائب مجہول	باید کہ نہ پروردہ شود	باید کہ نہ پروردہ شوند	باید کہ نہ پروردہ شوم	باید کہ نہ پروردہ شویم
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالا جاوے وہ	چاہیے کہ نہ پالے جاویں وہ	چاہیے کہ نہ پالے جاؤں میں	چاہیے کہ نہ پالے جاویں ہم

امر استمراری ماضی شکی سے بننا ہی جس طرح کہ وہ امر مضارع سے بنا اس امر کو جمعی اور سی طرح ماضی شکی سے بناؤ ماضی شکی حاضر کا صیغہ تھا پروردہ باشی امر حاضر استمراری ہو پروردہ باش اور اس کے ترجمے کے واسطے امر کے ترجمے کے آخر لفظ تارہ لگاؤ جیسے امر تھا پرورد اور اس کا ترجمہ بال تو امر استمراری ترجمہ ہوا پالنا تو نہی استمراری کے بنانے کے واسطے امر استمراری کے باش کے اور یہ نہی کا مفتوح لگاؤ جیسے پروردہ باش اس کا ترجمہ پالنا تارہ تو پو شیبہ نہ ہے کہ کبھی امر استمراری کے اور لفظ سے پہلی تارہ جیسے کہ ہے پروردہ باش

نام گردان	واحد	جمع	واحد تکلم	متکلم مع الغیر
فعل حاضر مضارع استمراری	پروردہ باش	پروردہ باشید ہے پروردہ باشید		
ترجمہ	پالتا رہ تو	پالتے رہو تم		
فعل مضارع جمل استمراری	پروردہ شدہ باش	پروردہ شدہ باشید		
ترجمہ	پالا جاتا رہ تو	پالے جاتے رہو تم		
فعل مضارع غائبہ استمراری	باید کہ پروردہ باشد	باید کہ پروردہ باشند	باید کہ پروردہ باشم	باید کہ پروردہ باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ پالتا رہے تو	چاہیے کہ پالتے رہیں وہ	چاہیے کہ پالتا رہوں میں	چاہیے کہ پالتے رہیں ہم
فعل مضارع جمل استمراری	باید کہ پروردہ شدہ باشد	باید کہ پروردہ شدہ باشند	باید کہ پروردہ شدہ باشم	باید کہ پروردہ شدہ باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ پالا جاتا رہے تو	چاہیے کہ پالے جاتے رہیں وہ	چاہیے کہ پالا جاتا رہوں میں	چاہیے کہ پالے جاتے رہیں ہم
نہی مضارع غائبہ استمراری	پروردہ مباش	پروردہ مباشیں		
ترجمہ	نپالتا رہ تو	نپالتے رہو تم		
نہی مضارع جمل استمراری	پروردہ شدہ مباش	پروردہ شدہ مباشیں		
ترجمہ	نپالا جاتا رہ تو	نپالے جاتے رہو تم		
نہی غائبہ غائبہ استمراری	باید کہ نہ پروردہ ہند	باید کہ نہ پروردہ ہند	باید کہ نہ پروردہ ہوں	باید کہ نہ پروردہ ہوں
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالتا رہے تو	چاہیے کہ نہ پالتے رہیں وہ	چاہیے کہ نہ پالتا رہوں میں	چاہیے کہ نہ پالتے رہیں ہم
نہی غائبہ جمل استمراری	باید کہ نہ پروردہ شدہ ہند	باید کہ نہ پروردہ شدہ ہند	باید کہ نہ پروردہ شدہ ہوں	باید کہ نہ پروردہ شدہ ہوں
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالا جاتا رہے تو	چاہیے کہ نہ پالے جاتے رہیں وہ	چاہیے کہ نہ پالا جاتا رہوں میں	چاہیے کہ نہ پالے جاتے رہیں ہم

اسم فاعل بنایا چاہو تمام حاضر معرون کے آخر قبول ایضے فتح اور قبول ایضے کسر کے لفظ نہ بن سکا کہ
 زیادہ کر دیا جیسے امر حاضر معرون تھا بدو اسم فاعل ہو اور نہ اور اس کے ترجمے کیواسطے مصدر کے ترجمے کے آخر کا
 الف بای مجہول سبب کے لفظ والا اور اسکے بعد لا ویسے ہو ورنہ مصدر کا ترجمہ ہی بالنام فاعل کا ترجمہ
 ہو جائے والا اور اگر اسم فاعل کی جمع بنایا چاہو تو آخر کی ای منفی کو کاف فارسی سے بدل کر کے الف اور
 نون جمع کا بعد اسکے زیادہ کر دیا اور اسکے ترجمے کیواسطے واحد کے ترجمے کے آخر کا الف بای مجہول سے بدل کر دیا
 ہو ورنہ پانے والا پر زندگان پانے والے اسم مفعول بنایا چاہو تو ماضی مطلق معروف کے آخر یا ماضی مطلق
 مجہول کے آخر ای منفی زیادہ کر دو نون طرح سے اسم مفعول کا صیغہ بنائیگا اگر ماضی مطلق معروف بنایا ہو تو اس کے ترجمے
 کیواسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر لفظ ہو لگا دو اور اگر ماضی مطلق مجہول سے بنا ہو تو اس کا ترجمہ بیضی ماضی مطلق
 مجہول کا ترجمہ ہو لیکن ماضی کے معنی میں کا لفظ ای اسم مفعول کے معنی میں نہ لگا لفظ نہیں اگر اسم مفعول کی
 جمع بنایا چاہو تو آخر کی ای منفی کاف فارسی بدل کر کے الف اور نون جمع کا آخر کر دیا چکر اور جمع کے ترجمے کیواسطے
 واحد کے ترجمے کے دو نون لکھو کے آخر جو الف ہو اور کو ماضی مجہول بدل دیا ویسے پروردہ بالا ہو اور زندگان پانے والے
 پروردہ شدہ پانے والا یا پروردہ شدہ گان پانے والے پوشیدہ ہے کہ عربی میں فعل لازم کا اسم مفعول نہیں بن سکتا
 لازم کا اسم مفعول ماضی مطلق معروف سے بنایا ہوا نامہر جیسے رفتہ گیا ہو اور زندگان لگے ہوئے اسم تفضیل صیغہ
 اسم فاعل کا ہو کر آخر اسکے لفظ تر ہو اور ترجمہ اس کا بھی جملہ اسم فاعل کا ہو کر اسکے لفظ زیادہ زیادہ جیسے پروردہ
 زیادہ پانے والا اور اس کی جمع کیواسطے کہ الف اور نون زیادہ کرنے ہیں جیسے پروردہ نون زیادہ پانے والے اسم تفضیل
 مصدر کا ہو کر آخر اسکے گاہ کاف فارسی زیادہ ہو اور گاہ کا ترجمہ وقت اور جگہ ہو جیسے پروردہ گاہ پانے کی جگہ پانے کا
 رفت اسم حال صیغہ کا ہو کر اسکے آخر الف اور نون ہو اور اس کا ترجمہ بھی امر کا ترجمہ ہو کر آخر اسکے نامہر جیسے پروردہ پانے

فصل فعل لازم اور متعدی کے بیان میں

متعدی مادہ کہو کہ اور دن اور برہن اور ربون یقیناً مصدر اور نینن کے افعال متعدی ہیں
 اور یہ ان میں سے کہ مصدر کے ماضی مطلق کے جمع میں اضافے آئے اس معنی کو اور اسکے افعال کو متعدی مانو
 جیسے دریا نازیرے پروردہ و بلا عمر نے پس میں لمہ پروردہ اور ان کے افعال متعدی ہیں کہ ان کے ماضی مطلق کے

ترجیہ میں لفظ نے آیا اور جس مصدر کے ماضی مطلق کے ترجمے میں لفظ نے آیا اسے مصدر کو اور اس کے ماضی
 کو لازم مصدر جیسے رت زیاد گیا ازین صفت عمر و سوا عمر و پس فتن اور خفتن لازم ہیں ان کے ماضی مطلق کے ترجمے میں
 لفظ نے نہیں آیا فائدہ فعل متعدی فاعل اور مفعول دونوں کو چاہتا ہے سو اس کے ترجمے میں جب تک فعل متعدی کے
 فاعل اور مفعول نہ ہوں تو بات پوری نہیں ہوتی جیسے روزید عمر و راما را زید عمر و کو زید فعل متعدی زید اور اس کا فاعل عمر
 اور عمر و مفعول ہے فعل متعدی کے فاعل اور مفعول جو نہ ہوئے تو بات پوری ہوئی اور فعل لازم فقط فاعل کو چاہتا
 ہے مفعول کو نہیں چاہتا ہے سو اس کے ترجمے میں فاعل لازم کے ساتھ جو فاعل اور اس کا ذکر نہ تھا میں تو بات پوری ہوتی ہے جیسے
 رفتہ زید گیا زید رفتہ فعل لازم زید اور اس کا فاعل فعل لازم جو فاعل کے ساتھ نہ تھا تو بات پوری ہوئی اگر مفعول لازم
 متعدی بنایا جاوے تو مصدر لازم کے امراضہ معروف کے آخر تہ کے الف اور زون غنہ بالفاء اور زون اور زنی و
 زیادہ کر کے و ن علامت مصدر کی لگا دو مصدر متعدی ہو جائیگا اور اس کے سب فعل متعدی ہونگے جیسے ترسیدنا
 لازم مصدر دیکھا اور اس کا امراضہ معروف ترس اور اس کا آخر الف اور زون غنہ اور لفظ و ن زیادہ کیا ترساندن
 ہوا اگر الف اور زون کے بعد یا می حذف بھی لائے تو ترسانیدن ہوا پس ترساندن اور ترسانیدن دونوں مصدر متعدی
 ہیں اگر اس مصدر متعدی کو سپر سے چھتر متعدی کر دو ترسانانیدن متعدی متعدی ہوگا اور متعدی مصدر کا ترجمہ
 اور اس کے لازم مصدر کے ترجمے سے بنتا ہے اس لیے کہ آخر اس کے الف اور لفظ نا کر علامت مصدر کی ہے زیادہ کر
 جیسے کس ترجمہ ترسنا ترساندن اور ترسانیدن کا ترجمہ پڑانا اور متعدی متعدی کی یہ سب الف تباہ و مبین اور لگا دو جیسے
 ترسانانیدن کا ترجمہ پڑانا ہوا اور اگر لازم کے آخر حرف علت کا ہو یعنی الف ہو یا و او ہو یا یا تانی ہو و سکون لازم یا و او توج
 بلا چاہیے جیسے سرانیدن کا ترجمہ گانا سرانیدن کا ترجمہ گوانا کافی ہے کہ لفظ و او بدل ہوا پس ترسانستن کا ترجمہ بنا
 شویانندن اور شویانیدن کا ترجمہ دھولانا و اولام سے بدل ہوا اور و خفتن اور دوزیدن کا ترجمہ بنیاد و زیدن
 اور دوزیدن کا ترجمہ بلانا پھانابی تثنائی لازم سے بدل ہوئی ہندی زبان کے موافق چنے کا و سے کہ فاعل میں

فصل معرفت فاعل فعل کے بیان میں

صیغہ حاضر کا اور جمع حاضر کا اور واحد شکم کا اور شکم مع الفیہ کا فعل فاعل ہے کہ اس کا فاعل ان کے
 ساتھ ہی حاضر کے دونوں صیغوں کا فاعل بھی ہے جیسے کردی کیا تو کے گرد کیا تھے لفظ تو اور

فاعل ہوا و مرکب کم کے دونوں صیغوں کا فاعل بات کرنے والا ہے جیسے کہ دم کر دیم کیا تھے کیا تھے لفظ
 میں اور ہم فاعل ہیں چاروں صیغوں کا تو فاعل معلوم ہوا یا غائب ہے؟ دونوں صیغوں کا فاعل معلوم کیا جاتا ہے
 ان دونوں صیغوں میں سے جس کا فاعل معلوم کیا جا سوا اس صیغے کے ترجمے کے ساتھ لفظ کو ان کے ساتھ
 لفظوں میں سے جو سا لفظ تھا اور ہندی میں ٹھیک ہوتا ہوا جو سا لفظ عبارت میں اور سکا جو
 ہو سکے اور لفظ کو فاعل اس فعل کا جانو جیسے رفت زید کیا زید ہے کہا کون گیا یہی کہو گے کہ زید
 پس زید فاعل ہے رفت کا اسطر سے زید مارا زید نے جب ہم نے کہا کہ کہنے مارا یہی جواب دو گے
 کہ زید نے پس زید فاعل ہے رفت کا زید سے فاعل کا ہونا ضروری ہے جان کہیں فاعل لفظ میں ظاہر ہو ضمیر واحد فاعل
 کی کہ ماضی کے صیغہ واحد غائب میں پر شیدہ ہے اور وہ لفظ اور ہو کہ جس کا ترجمہ دیا اور سننے ہے وہی ضمیر
 فاعل ہوگی صیغہ واحد غائب میں اور صیغہ جمع غائب میں ضمیر جمع غائب کی کہ لفظ مذکر کہ ترجمہ اور سکا
 دیا اور انھوں نے ہے اور اسی ضمیر کو صیغہ جمع غائب کا فاعل کہیں گے جیسے رفت گیا وہ لفظ وہ فاعل ہے
 رفت کا اور جیسے رفت گئے وہ لفظ وہ فاعل ہے رفت کا وہ واحد غائب کا فاعل حذف کرنا ہرگز درست نہیں ہے
 جمع غائب کا فاعل حذف کرنا درست ہے جیسے آوردہ اند کہ سپاہ دشمن کی بقیاس بود یعنی لائے ہیں خبر
 لائے لائے کہ سپاہ دشمن کی بقیاس تھی آوردہ اند کا فاعل خبر لائے والے ہیں عبارت سے محذوف اور
 جیسے اختیار بہت سے اندازہ یعنی اختیار میرے ہاتھ میں نہیں دیا ہے قضاؤ قدرنے مادہ اند کا فاعل
 قضاؤ قدر ہے محذوف پوشیدہ ہے ضمیر کی طرف پھرتی ہے اور مکرر جمع اور ضمیر کہنے ہیں
 جیسے آمد زید و نشست یعنی آیا زید اور بیٹھا نشست میں ضمیر ہے کہ پھرتی ہے زید کی طرف یہ مرجع
 ہے اور ضمیر کا اور منسوب صریح فعل معروف کا فاعل بھی نامعلوم کیا تھے اور صریح سے فعل مجہول
 مفعول عالم اسم فاعل کون کے لفظ کے ساتھ معلوم کر دہ جیسے کشتہ زید را گیا زید جب کہو گے
 کون مارا گیا تو جواب یہی ہوگا کہ زید پس زید مفعول عالم اسم فاعل ہے کشتہ شد فعل مجہول کا اور یا ہوا
 کہ فاعل اسم ہوتا ہے فعل اور حرف نہیں ہوتا بلکہ جو اسم کہ اس کے اور حرف نکا ہو وہ اسم بھی فاعل نہیں ہوتا
 اور کبھی فاعل مرکب بھی ہوتا ہے جیسے رفت پر زید فاعل رفت کا پر زید ہو مرکب اسطر سے رفت نام زد

فصل معرفت مفعول فعل کے بیان میں

اگر چاہو کہ فعل متعدی کا مفعول عبارت میں معلوم کرو تو اس فعل کے ہندی ترجمے کے ساتھ لفظ کیا یا کس کو ان دونوں لفظوں میں سے جو سنا لفظ موافق محاورہ ہندی کے درست ہوتا ہو اس لفظ کو ملاؤ جو سنا کلمہ اسکا جواب ہو سکے وہی کلمہ مفعول اس فعل کا ہے جیسے خورد زید طعام کھایا زید نے طعام کھیا کیا کھایا زید نے تو جواب اسکا ہوگا طعام پس طعام مفعول ہی خورد کا اور زید فاعل ہی اور جیسے زید بکر مارا زید نے بکر کو جب کہو گے کسکو مارا زید نے تو جواب یہی ہوگا بکر کو پس بکر مفعول ہی زید کا اور لفظ را نشان مفعول کا ہی اور زید فاعل ہی زید کا اور اس مفعول کو عربی میں مفعول بہ کہتے ہیں کہ فعل اس پر واقع ہوتا ہے اس مثال میں مار بکر پر واقع ہوئی اور لفظ را نشان مفعول کا کبھی لاتے ہیں کبھی نہیں لاتے اگر مفعول انسان ہو تو اکثر لاتے ہیں مثال اسکی آگے گذری اور بعضے فعلوں کو دو مفعول کہتے ہیں پہلے مفعول کو مفعول بہ کہتے ہیں دوسرے مفعول کو مفعول ثانی اور ثانی کے معنی دوسرا اور فعلوں کے معنی کے ہر دو مفعول یا ان کا نشان نکرستین اور نغشیدین گردانیدن اور ادافانکے اور کبھی گردن اور باطن بھی گردانیدن کے معنی میں لاتے ہیں اور وقت انکے بھی دو مفعول کہتے ہیں جیسے دستم زید را دانا دانا دستم فعل فاعل زید مفعول دانا مفعول ثانی سبط سے ان کا شتم زید را دانا اور گردانیدم زید را دانا اور ساختم زید را دانا اور گردم زید را دانا اور کبھی مفعول انکا نہیں بھی ہوتا ہے اور نغشیدم نغشیدم فعل فاعل اور مفعول را نشان مفعول کا یہ بھی یاد رکھو کہ گفتن کے مشتقات کے بھی دو مفعول ہوتے ہیں پہلا مفعول مفعول اکملتا ہے اور دوسرے کو مقولہ کہتے ہیں اور مقولہ اکثر جملہ ہوتا ہے یعنی پوری بات جیسے ع گفتتمش در چشم نغشید گفت منشیش قریب کہا میں اور کسکو آنکھ میں بیٹھے کہا قریب اسکو نہ بیٹھے گفتتم فعل فاعل ضمیر میں مفعول در چشم منشیش جملہ مقولہ گفتتم کا کبھی گفت فعل قریب اسکا فاعل دوسرا ضمیر میں گفت کا منشیش مقولہ ہی دوسرے گفت کا اور کبھی اسکا مفعول بہ محذوف بھی ہوتا ہے جیسے فلانک گفت احسنت مک گفت زدہ فلانک فاعل ہی پہلے گفت کا اور مفعول ہی دوسرے گفت کا احسنت مقولہ ہی پہلے گفت کا زدہ مقولہ ہی دوسرے گفت کا اور کبھی مقولہ اسم مفرد بھی ہوتا ہے جیسے ناگفتتم ناگفتتم مفرد ہی مقولہ گفتتم کا اور کبھی مفعول بہ جملہ ہوتا ہے یعنی پوری بات

یہ خواہم ترا بہ نیم نچو اہم فعل ماضی فاعل ترا بہ نیم نچو پوری بات ہو مفعول نچو اہم کا پوچھنا ہے نہ ہے
کہ ترا بہ نیم نچو کہ معنی میں ہو یعنی نچو اہم دین تو مخفی نہ ہے کہ سوال مفعولوں کا اور بھی مفعول ہیں
مفعول فیہ اور مفعول معہ اور مفعول لہ اور مفعول مطلق بیشتر عرض کی جگہ ہوں میں کہ فعل کرنا
ایک کام کا ہو وہ کام جس مکان یا جہت میں کیا جائے اس مکان کو اور اس وقت کو مفعول فیہ کہتے ہیں
اور اس کو ظرف بھی کہتے ہیں وقت کو ظرف زمان اور مکان کو ظرف مکان کہتے ہیں اور مفعول فیہ کے اوپر
در اور بر اور بائی موصدہ معنی در اور بر کے اکثر لاتے ہیں جیسے ختم تخت و شب اور جیسے رقم ہوت نام
بنا رہت اور با بار ظرف مکان ہیں اور شب اور شام ظرف زمان ہیں کبھی در اور بر اور بائی موصدہ
نہیں بھی لاتے جیسے شبہا کجا بودی یعنی در شب کجا بودی اور وہ کام جس بات کی واسطے کیا جاتا ہو اس بات کی
مفعول لہ کہتے ہیں جیسے زدم زید را برای ادب مارا میں نے زید کو واسطے ادب لکھا ادب مفعول ہو اور زدم
اسم کہ اوپر یا ہو اور مفعول کچھ بعد واقع ہو اس اسم کو مفعول معہ کہتے ہیں جیسے زدم زید را عمرو
مارا میں نے زید کو ساتھ عمرو کے یعنی عمرو کو بھی مارا عمرو مفعول معہ ہو اور مفعول معہ شریک مفعول ہے کا ہونا ہو
مفعول مطلق موصدہ اور فعل کا ہو کہ جس فعل کا یہ مفعول مطلق ہو اکثر مفعول مطلق فعل کی تائید کیواسطے
آتا ہو اور اس کے آخریابی معروف بھی زیادہ کرتے ہیں جیسے زدم زید را زدی یعنی مارا میں نے زید کو جو مارنے کا حق ہے
اور مفعول مطلق ایک وضع کے بیان کرنے کیواسطے بھی آتا ہو اس کے آخریابی معروف نہیں لائے جیسے نشستم نشستم
بیٹھا میں بیٹھا کسی ایک بیٹھنے کی وضع پر بیٹھا میں اور مفعول مطلق واسطے شمار کے بھی آتا ہو جیسے تم
ایک نشست بیان نشست یعنی نشستیں ہو یعنی بیٹھا میں ایک بیٹھا فائدہ ان مفعولوں کے دریافت کرنے کو
ہر ایک مفعول کے واسطے ایک ایک لفظ مقرر کیا ہو وہ لفظ فعل کے ترجمے کے ساتھ ملا دے جواب دے گا وہی
مفعول ہو گا چنانچہ ہر ایک مفعول کے ترجمہ وہ لفظ لکھا جاتا ہو اس جدول سے دریافت کرو جدول یہ ہو

مفعول فیہ	مفعول فیہ	مفعول معہ	مفعول لہ	مفعول مطلق	مفعول مطلق
ظرف زمان	ظرف مکان	مفعول معہ	مفعول لہ	برای تائید	برای وضع
کب	کہاں	کے ساتھ	کیواسطے	کیسا	کسطرح
					کر بار

فصل افعال ناقصہ کے بیان میں

افعال ناقصہ دو فعل ہیں کہ جب تک فاعل اور مفعول نہیں ہوتا بلکہ اسم اور خبر کو چاہتے ہیں لازم ہو کہ فاعل کے پہچاننے کے قاعدے سے اسم اور لکھا اسم اور مفعول کے پہچاننے کے قاعدے سے او کی خبر عبارت میں معلوم کریں اور ان فعلوں کے مصدر یہ ہیں بودن اور شدن اور مردفن کے گشتن اور گردیدن اور ہست اور نیست کو بھی افعال ناقصہ کہتے ہیں جیسے بود زید دانشمند و دانشمند زید و انار گردید زید و انار ہست زید و انار نیست زید و انار یہ سب افعال ناقصہ ہیں زید و انار اسم اور دانشمند و گردید و انار خبر اور کبھی ہست بھی ہست کے معنی ہیں آتا ہی اسم اور خبر چاہتا ہی اور فعلوں کی طرح ہست و نیست بھی چھ صیغے ہیں ہست ہستند ہستی ہستید ہستم ہستیں نیست نیستند نیستی نیستید نیستیں ہستم

فصل حال کے بیان میں

حال ہ اسم ہو کہ جس سے ہست فاعل کی مفعول کی معلوم ہو جیسے زوم زید الیستادہ ماراٹین زید کو کھڑے زوم فعل یا فاعل زید مفعول یا ایستادہ حال ہو کہ اس سے ہست فاعل کی معلوم ہوتی ہو کہ تکلم نے زید کو کھڑے ہونے کے حال میں مارا اور جیسے کستم زید دانشمند ماراٹین زید کو اس حال میں کہ وہ زید یا ایستادہ کستم فعل یا فاعل زید مفعول دانشمند حال ہو کہ ہست مفعول کی اس معلوم ہوتی ہو اور کبھی حال ملک یا ایستادہ کہ جسکو پوری بات کہتے ہیں جیسے زوم زید را پدرش ایستادہ بود ماراٹین زید کو اس حال میں کہ باپ کا کھڑا تھا فاعل یا فاعل زید مفعول را پدرش ایستادہ بود مجملہ ہو کہ حال واقع ہو ہی اور علی کے اوپر واد کو واد کا کہتے ہیں

فصل ضمیر و ن کے بیان میں

ضمیر وہ اسم ہو کہ بنا یا گیا ہو واسطے غائب کے یا حاضر کے یا متکلم کے وہ او پر و تم کے متصل ہو متصل متصل وہ ہو کسی کلمے سے پیوستہ ہو علم وہ کلمے سے منفصل وہ ہو کہ بنات خود کلمہ علم وہ ہو اور کلمے کے ساتھ ملنے کی اسے احتیاج نہ ہو لیکن ان دونوں قسموں سے او پرین طرح کے ہی مفعول اور منصوب اور مجرور مفعول کی ہو منصوب ضمیر مفعول کی ہو مجرور ضمیر مضاف الیہ کی ہو یہ قسم اور تالیف انکی اس جدول سے دریافت کرو اور یاد رکھو کہ ضمیر منصوب اور مجرور ہر گز فاعل واقع نہ ہوگی

تمام تمام شمار	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
مرفوع متصل	در باغی و سارو در بخار	سازند	سی	سازید	م	سازیم
منصوب متصل	سش	وہندشان	ت	وہندتان	م	وہندمان
مجرور متصل	سش	غلامشان	ت	غلامتان	م	غلاممان
مرفوع منفصل	اووی آن	آند او	تو	آندی تو	من	آدم من
منصوب منفصل	اورا ویرا آنرا	وہندرا وہندانرا	ترا	وہندترا	مرا	وہندمرا
منفصل مجرور	اووی آن	غلام او	تو	غلام تو	من	غلام من

جس کے کے آخر ہا می تھی ہوا و ضمیر متصل اوس سے لگے اوس ضمیر کے اوپر الف زیادہ کرتے ہیں کہ دوسرا جن جمع ہوں
جیسے بندہ اند بندہ اید بندہ ام بندہ ایم اور بعد اسم کے ضمیر واحد غائب متصل کی جگہ لفظ است لاتے ہیں
جیسے کہین نہ یبند کہند است اور اس است کے اوپر الف زیادہ کرتے ہیں جسوقت ہا می تھی والے کلمے کے ساتھ
ظاہر ہیں کہتے ہیں نہ یبندہ است جس کلمے کے آخر ہے نہوا اوس کلمے کے بعد است الف کے ساتھ لکھنا غلط ہے
الف کے صحیح ہے جیسے طاعتش موجب قربت است جو شخص قربت است میں الف لکھتے ہیں غلط کرتے ہیں

باب دوم ترکیب اور مرکبات کے بیان میں

ترکیب کے معنی کیا ہیں دو کلموں کو آپس میں ملانا اور مرکب دو دو کلمے ہیں کہ آپس میں ملے ہوں مرکب
دو قسم قسم اول مرکب ہر کلمہ کی پوری بات ہوا و سننے والے کو اوس سے پورا فائدہ حاصل ہوا کہ عربی
کلام نام کہتے ہیں جیسے زیاد اور جیسے بکریکست قسم دوم مرکب ہر کلمہ کی پوری بات نہوا اور
کو اوس سے پورا فائدہ حاصل نہوا کہ عربی میں کلام ناقص کہتے ہیں جیسے غلام زیاد اور جیسے مرد نیک

این کتاب را جملہ ہی محذوف مصحح بنام جہاندار جان آفرین کے اوپر سے منادی کے اوپر سے بھی
 فعل اور فاعل محذوف ہوتا ہی عربی میں جسکو بولاتے ہیں اوکو منادی کہتے ہیں جیسے اسی زید مقصود اس
 یہ پو کہ زید نام زید یعنی بولتا ہوں زید کو اسی حرف ندا کا زید منادی حرف ندا کا منادی کے ساتھ ملے
 قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہو کہ واسطے کہ معنی فعل کے زمین پائے جلتے ہیں اور یہ جملہ بغیر دوسرے جملے کے
 تمام نہیں ہوتا دوسرے جملے کو جواب ندا کا کہتے ہیں جیسے اوی کریم کریم کن تیر کیسب کنی یوں کہ چاہیے
 اسی حرف ندا کا کریم منادی حرف ندا کا منادی سے ملے قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہو اکن فعل با فاعل م
 او کا مفعول فعل با فاعل ساتھ مفعول کے ملے جملہ فعلیہ ہو کے جواب ندا کا ہو اندا ساتھ جواب کے ملے
 جملہ ندائیہ اور اسطر حصے بھی فعل اور فاعل قسم کے اوپر سے محذوف ہوتے ہیں جیسے بخدا اسی کریم
 قسم بخیر م بخدا اسی کریم قسم کھاتا ہوں زمین ساتھ خدا کے کریم کے یہ جملہ بھی بغیر دوسرے جملے کے قائم نہیں ہوتا
 اوس دوسرے جملے کو جواب قسم کا کہتے ہیں جیسے مصحح بنام ایزد عجب ارزان خریدم یہ یعنی قسم بخیر م
 بنام ایزد عجب ارزان خریدم یوسف را قول زینجا کا ہو قسم کھاتی ہوں میں خدا کا نام کی عجب مستاجر خریدے
 یوسف کو قسم بخیر م جملہ ہی محذوف بنام ایزد متعلق ہو فعل محذوف کے خریدم فعل با فاعل یوسف
 او کا مفعول محذوف عجب ارزان حال ہو مفعول محذوف کا فعل با فاعل ساتھ مفعول محذوف کے ملے
 جملہ فعلیہ کے جواب ہو اقسام کا قسم ساتھ جواب کے ملے جملہ قسمیہ ہوا اور کبھی حرف ندا کا بھی محذوف ہوتا جیسے
 مصحح بیا جامی رہا کن خسار سی یعنی بیا اسی جامی رہا کن خسار سی او کو بھی منادی بھی محذوف
 ہوتا ہی جیسے مصحح اسی بذات توغریب سینہ پغریب یعنی اسی آنکہ بذات توغریب بیت مسند پغریب لفظ آن
 منادی ہی محذوف اور اسطر حصے جملہ دعائیہ سے بھی فعل محذوف ہوتا ہی جیسے چشم بدور یعنی چشم بدور ناظر
 برمی دور ہو چشم بداسم ہی یاد کا یا مخفف ہی یاد کا اور بوا دھل میں بود صیغہ مضارع کا ہو فاعل
 الف کا کا جب زمین آیا تو بوا دھو اسوہان سے محذوف ہو و واد کی خبر ہو با فعل مضارع محذوف
 ساتھ اسم اور خبر کے ملے جملہ فعلیہ ہوا اور کبھی سوال کے قرینے سے فعل اور فاعل جواب حذف کرتے ہیں
 اور مفعول کو مذکور کرتے ہیں جیسے کوئی پوچھے زید کذا جواب میں کہیں عمرو یعنی زید عمرو را رد فعل

اوسکا جواب جو لفظ ہو سکے اوسکو مبتدا جانو جیسے زیر نیک ست بین جب کہو گے زیر کیا ہی جواب ہی ہوگا
 کر نیک معلوم ہو کہ لفظ نیک خبری اور جب کہو گے نیک کوئی ہی تو جواب اوسکا ہوگا زیر جان لو کہ زیر
 مبتدا ہی یا در لھو کہ حرف نہ مبتدا ہوگا ہی نہ خبر اور فعل بھی مبتدا نہیں ہوگا خبر ہو کہ خبر ہو تا ہی سو جملہ اسم کی
 جگہ کرنا جانا ہی اس اے اسم ہی مبتدا ہوتا ہی اور ضمیر ہی خبر ہوتا ہی اور جملہ خبر ہو کہ تو جملہ خبر ہو کہ
 ایک ضمیر کہ مبتدا کی طرف پھر کے جیسے زیر پدرش ایک کہ ترکیب اسکی لین کا چاہئے زید پلا مبتدا و سوا
 مبتدا مضاف ضمین کی ضمیر کہ پھر کی ہی پہلے جملہ کی طرف مضاف الیہ ہو گیا خبر زید است مرفوع ربط اور سرانہ خبر کے
 ساتھ ملکہ جملہ اسمیہ ہو کہ خبر ہو پہلے مبتدا کا پہلا مبتدا خبر کے ساتھ ملکہ جملہ اسمیہ ہوا پوشیدہ نہ رہے کہ مبتدا و خبر
 مضافت ضروری اور مبتدا ان چھ قسم سے باہر نہیں واحد غائب ہی یا جمع غائب یا واحد حاضر یا جمع حاضر
 یا واحد متکلم یا متکلم مع الغیر اور ضمیر مرفوع متصل کہ ہم کے ساتھ لگتی ہی اوسکے بھی چھ قسم کے ہیں است
 اور اید اور اسی اور اید اور اھم اور ایم ضروری کہ موافق مبتدا کے حال کے ایک کلام ان کلموں میں سے
 خبر کے آخر یا مبتدا کے آخر کا وین جس لفظ کے ساتھ لگا وین اگر اوسکے آخر سے متعلق ہو تو ضمیر کہ لفظ کے
 ساتھ پڑھا چاہیے اور اگر اسے متعلق ہو سکے آخر نہ ہو تو ضمیر کا زید الف کے لکھا پڑھا چاہیے چھون قسم کے
 مبتدا و سوا ایک مبتدا کی دودو خبریں ایک وہ کہ جسکے آخر نامی متعلق ہو دوسری وہ کہ جسکے آخر نامی متعلق ہو
 اور علامتوں کے لئے فارسی جملہ اسمیہ کے اور ہندی جملہ اسمیہ کے اس جدول سے معلوم کرو جدول یہی

نام اقسام	بمبتدا خبریہ کلاک	بمبتدا خبریہ کلاک	علامت جملہ فارسی	علامت جملہ ہندی
مبتدا واحد	ہای غمقی نیست	ہای غمقی است	است	ہی
واحد غائب	خدا کریم است	خدا بخشنده است	است	ہی
جمع غائب	جوانان خرم مند	جوانان سادہ اند	اند	ہیں
واحد حاضر	تو سرور می	تو پسندیدہ	امی	ہی
جمع حاضر	شمار ورید	شمار پسندیدہ اید	اید	ہو
واحد متکلم	من گنہگارم	من بندہ ام	ام	ہوں
متکلم مع الغیر	ما گنہگاریم	ما بندہ ایم	ایم	ہیں

جملہ متعذر وہ جملہ ہو کہ ایک جملے کے درمیان واقع ہو جیسے یارین چشم بدو و خبرست یا مبتدا خبرست
 خبر مبتدا اور خبر کے جملہ اسمیہ ہو چشم بدو و خبر متعذر ہو کہ اس جملے کے بیچ میں واقع ہو اور اگر خبر مبتدا
 تو مبتدا کو حذف بھی کرتے ہیں جیسے کوئی کہے و زو و ز یعنی یارین است و زو یارین مبتدا محذوف است علامت
 جملہ اسمیہ کی و زو خبر یا کوئی پوچھے کہ رسم لیکر کیت اور کہے جواب میں کہو سپر زال است یعنی آتم سپر زال است
 رسم مبتدا محذوف و سپر زال خبر اور است علامت جملہ اسمیہ کی اسی طرح سے خبر بھی محذوف ہوتی ہے جیسے
 زید و خانہ است یعنی زید و خانہ موجود ہیں زید کو یارین موجود ہے زید مبتدا موجود خبر محذوف و خانہ متعلق
 خبر کے جملہ بیانیہ وہ جملہ ہو کہ کسی اہم کا بیان ہے اس جملے پر کاف بیانیہ بھی آتا ہے اور یہ جملہ جس اسم کا
 بیان ہے پڑتا ہے اور اس اسم کو مبین کہتے ہیں اگر جملہ بیانیہ مبین کی ذات کا بیان ہو تو اس جملے سے مبتدا
 کا حذف کرنا اولیٰ ہے جیسے مصرع کجارت یاری کہ جان من است یعنی کجارت یاری کہ او جان من است
 ترکیب اسکی یون کہما چاہیے جان من خبر مبتدا محذوف کی مبتدا محذوف لفظ او ہو مبتدا خبر کے ساتھ
 ملے جملہ اسمیہ ہو کے بیان پڑا یا کیا یا ساتھ بیان کے ملے فاعل ہو اور فت کا رفت فعل ساتھ فاعل
 ملے جملہ فعلیہ ہو اگر جملہ بیانیہ مبین کی ذات کا بیان نہ ہو بلکہ مبین کے متعلق کا بیان ہو تو اس
 مقام میں مبتدا کو حذف نہیں کرتے بلکہ اس جملے میں ایک ضمیر لاتے ہیں کہ پھرتی ہے مبین کی طرف
 رفیق من سوار است کہ اس پیش کیت است اسب مبتدا مضاف ضمیر من کی کہ پھرتی ہے سوار کی طرف
 مضاف الیہ کیت خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا خبر کے ساتھ ملے بیان ہو سوار کا سوار مبین
 اپنے بیان کے ساتھ ملے خبر ہوئی رفیق من کی رفیق من مبتدا ساتھ خبر کے ملے جملہ اسمیہ ہو اس جملے
 میں اسب کا بیان ہے کہ متعلق ہے سوار سے سوار کی ذات کا بیان نہیں اور جملہ بیانیہ جملہ اسمیہ بھی ہوتا ہے
 اور جملہ فعلیہ بھی ہوتا ہے جیسے مصرع شنیدم کہ شاہ پور دم و کشید کہ کشید فعل در او سپر زال شاہ پور
 فاعل دم مفعول فعل ساتھ فاعل او مفعول کے ملے جملہ فعلیہ ہو کے بیان ہو اس محذوف کا مبین شنیدم
 این کہ شاہ پور دم و کشید سنسی شنسیا بات کہ شاہ پور نے دم کھینچا یعنی خاموش رہا و دوسرے قسم کب کا کہ
 پوری بات نمودار سننے والے کو اس سے پورا فائدہ حاصل ہو یہ کب کئی دفع پر ہو ایک کے بیان کی ایک فعل پر

فصل مرکب اضافی کے بیان میں

مرکب اضافی وہ ہو کہ جس میں اضافت پائی جائے اضافت کیا ہو نسبت کرنا ایک اسم کا دوسرے اسم کی طرف
 نسبت لگانا کو کہتے ہیں جس اسم کو لگاتے ہیں دوسرے اسم کے ساتھ اس اسم کو مضاف کہتے ہیں اور
 جس اسم کی طرف نسبت کرتے ہیں اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں اور فائدہ اضافت کا یہ ہے کہ مضاف عام سے
 خاص ہو جاتا ہے جیسے غلام زید غلام زید کا غلام کا لفظ عام تھا ہر ایک غلام کو غلام کہہ سکتے تھے جب
 اس غلام کے لفظ کو زید کی طرف نسبت کیا اور کہا غلام زید یعنی غلام زید کا وہ غلام کا لفظ خاص ہو گیا
 زید ہی کے غلام کو غلام زید کہینگے اور کسی کے غلام کو نہ کہینگے اور فارسی کی ترکیب میں مضاف کے
 آخر کسرہ علامت اضافت کی ہے جیسے غلام زید میں غلام کے میم کا کسرہ اور حذف کرنا اس کسرہ کا
 درست نہیں مگر بعض الفاظ میں استادوں نے روا رکھا ہے جیسے لفظ صاحب اور لفظ سران دونوں
 لفظوں پر کسرہ نہ پڑھنا فصیح ہے جیسے صاحب دل اور سرخیل پوشیدہ نسبت ہے جس کلمے کے آخری حرف
 ہو اور اس کلمے کو مضاف کریں تو متقدمین اس کے آخر سے کسرے کا حذف کرنا مضائقہ نہیں
 جانتے تھے مگر متاخرین اس کو غیر فصیح سمجھتے ہیں یا در کھو کہ ہندی میں علامتیں اضافت کی
 نو تین باعتبار تینوں قسم مضاف کے اور تینوں قسم مضاف الیہ کے تین قسم مضاف کی یہ ہیں
 واحد مذکر اور جمع مذکر اور مؤنث اس طرح مضاف الیہ ضمیر مخاطب یا متکلم ہو جیسے میں اور
 ما اور تو اور شما یا مضاف الیہ لفظ خود ہو یا خود کا مرادف ہو جیسے لفظ خویش اور تائی نوعانی
 کہ خود کے معنی میں ہو یا مضاف الیہ کوئی اور لفظ سو ان دونوں قسموں کے ہوا اس تقریر سے
 ہر ایک قسم مضاف کا باعتبار تین قسم ہونے مضاف الیہ کے تین قسم ہو گا پس مضاف کی تینوں
 قسموں سے نو قسمیں ہوں گئیں ہر ایک قسم کی ایک ایک علامت ہندی میں مقرر ہو ان لفظوں پر
 راہ رسے بیای مجبول اور ری سیاسے معروف اور نا اولہ سے بیای مجبول اور نی بیای ہعرو
 اور کلا در کے بیای مجبول اور کی بیای ہعروف میں مضاف کی اور مضاف الیہ کی اور علامتیں
 اضافت کی جو ہندی میں ہیں ان میں سے ہر قسم کی اس جدول سے واضح ہو گئی جدول یہ ہے

اقسام مضاف	من ما تو شفا	خود خویش و مراد خود	سوائے من ما تو شفا خود
واحد مذکر	غلام من غلام میرا	غلام خود غلام اپنا	غلام زید غلام دیک کا
جمع مذکر	غلامان من غلام میرے	غلامان خود غلام اپنے	غلامان زید غلامان زید کے
مؤنث	کتاب من کتاب میری	کتاب خود کتاب اپنی	کتاب زید کتاب زید کی

کسرہ آخر مضاف کے اگرچہ علامت اضافت کی ہو لیکن کئی مقام میں نہ پڑھا چاہیے اور نہ مثنوی سے ایک مقام اضافت مقلوب کا ہو اضافت مقلوب اسے کہتے ہیں کہ مضاف الیہ مضاف کے اوپر مقدم ہو جیسے جہان شاہ لفظ شاہ مضاف ہو مؤخر و لفظ جہان مضاف الیہ ہو مقدم اور جی جہان شاہ او شاہ جہان کے ایک ہیں دوسرا مقام وہ ہو کہ ضمیمہ مجرور متصل مضاف الیہ ہو جیسے غلام مشر اور غلامت اور غلام اس مقام میں آخر مضاف کے فخر پڑھنا واجب ہو جیسے غلام کا میم تینوں جگہ مفتوح ہو اور غلام مضاف ہو شین اور تاسی فوقانی اور میم تینوں ضمیمہ مجرور مضاف الیہ میں تیسرا مقام وہ کہ آخر مضاف الیہ کے لفظ را علامت اضافت کی ہو خواہ مضاف الیہ متصل مضاف کے ہو خواہ فاصلے سے ہو خواہ آگے ہو خواہ پیچھے ہو جیسے غلام زید را اور زید را غلام اور زید را نیست غلام اور تو غلام ہستی زید را ان سب مثالوں میں غلام مضاف ہو اور زید مضاف الیہ ہو اور لفظ را علامت اضافت کی ہو پوشیدہ ترجمہ ہے کہ اضافت کی علامتیں ہندی میں سب بیان ہو گئیں جب کہ تم فارسی عبارت کا ترجمہ ہندی میں کرو گے جس لفظ کے ترجمے کے ساتھ اون نو علامتوں میں سے کوئی علامت ہو وہی شبہ جہان لکھو یہ مضاف الیہ ہو جیسے غلام زید ترجمہ کا غلام زید کا لفظ کا اضافت کی علامتوں میں سے آخری دیکھو پایا معلوم ہو کہ زید مضاف الیہ ہو جب مضاف الیہ معلوم کر لیا مضاف

معلوم کر لے کیونکہ مضاف الیہ کے ترجمے کے ساتھ جو علامت اضافت کی ہندی میں ہو ملا کے لفظ
 کیا یکجا ف تازی اور سپر زیادہ کر جو لفظ اسکا جواب اوس عبارت میں ہو سکے وہی اوس مضاف الیہ کا
 مضاف ہو خواہ مضاف الیہ کے متصل ہو خواہ فاصلے سے ہو خواہ لگے ہو خواہ پیچھے ہو جہاں کہیں ہو گا
 معلوم ہو جائیگا جیسے غلام زید میں معلوم کیا تھا کہ زید مضاف الیہ ہے جبکہ علامت نسبت کی دیکھ کر ساتھ ملائی
 اور لفظ کیا یکجا ف تازی مفسر زیادہ کیا یعنی کہا کیا زید کا تو بیشک جواب اسکا غلام ہی معلوم ہو غلام مضاف
 ہی طرح سے مال خود ترجمہ کا مال اپنا لفظ نا اضافت کی علامتوں میں سے ہی خود کے ترجمے کے ساتھ پایا معلوم ہو گا کہ
 لفظ خود مضاف الیہ ہے جب خود کے ترجمے کے ساتھ وہی لفظ ملا کے لفظ کیا یکجا ف تازی مفسر زیادہ کیا یعنی
 کہا کیا اپنا تو جواب اسکا لفظ مال ہو گا پس مال کو مضاف جانو اور ماخذ اس صریح کے ع بر الینتم خاطر شام دوم
 اوٹھا کی میری خاطر شام و دوم سے بر الینتم کے آخر جو ہم ہو اسکا ترجمہ ہوا میری بیا ہی معروف و آخر پس سبب
 لفظاری کے کہ علامت اضافت کی ہی معلوم کیا کہ وہ ہم مضاف الیہ ہے جبکہ کیا میری کہا تو جواب اسکا
 خاطر معلوم ہوا کہ لفظ خاطر مضاف ہو اگرچہ مضاف الیہ کے بعد واقع ہو یا در کھو کہ ضمیر مجھ و متصل مضاف
 ہو ضرور نہیں کہ مضاف سے لگی ہو نہ ہو اگر مضاف سے لگے یا پیچھے یا فاصلے سے اور کسی کلمے کے ساتھ لگی ہو
 ہو کچھ مضائقہ نہیں استا دون کے کلام میں بیشتر وقع ہو پوشیدہ نہ ہے کہ اقسام اضافت کے معنی کی
 راہ سے بہت ہیں اور ان میں سے کئی قسم اضافت کی دریافت کرنا اور نکاح ضروری ہو بیان کرنا ہوں میں کیسے
 قسم یاد رکھو ذکر اقسام اضافت باعتبار معنی کے کئی قسم ہو اضافت تخصیصی ہو اور تملیکی ہو
 اور توضیحی ہو اور تبیینی ہو اور تشبیہی ہو اور اپنی ہو اور ظرفی ہو اب ہر ایک بیان سنو اور خوب در کھو اضافت
 تخصیصی وہ ہے کہ مضاف خاص کیا جاوے واسطے مضاف الیہ کے جیسے یار من یعنی یار خاص میرا
 سر دار من یعنی سر دار خاص میرا اضافت تملیکی وہ ہے کہ ملوک گناک کی طرف مضاف کرین جیسے
 قصر شاہ مال بادشاہ اسپل امیر باغ وزیر لفظ قصر ملوک ہو اور مضاف ہو اور شاہ مالک ہو اور مضاف
 ہو اسی طرح سے مال بادشاہ اور اسپل امیر اور باغ وزیر اضافت توضیحی وہ ہے کہ مضاف کو
 مضاف الیہ واضح کر دے جیسے شہر بلی لفظ شہر سے توضیح حاصل نہ تھی بلی کے کہنے سے واضح ہوا

کہ اس شہر کا ذکر ہو کہ جس کا نام پہلی ہو سیطرہ سے دریا سے گنگا اور کتاب گلستان اور باد شمال اور زرخ آباد
 اور سنگ مقناطیس علی ہذا القیاس اضافت تشبیہی کہ جس کو بیانی کہتے ہیں وہ ہو کہ مضاف الیہ بیان
 مضاف کا ہو جیسے سیخ آہیں معلوم تھا کہ سیخ کا ہے کی ہو مضاف الیہ کے بیان کرنے سے معلوم ہوا
 کہ آہیں کی ہو سیطرہ سے انگشتی طلا اور غشت فقرہ اور تخت چوب اضافت بیانی میں مضاف و مضاف
 ایک جنس سے ہوتے ہیں جیسے سیخ اور آہیں ایک جنس ہیں اضافت تشبیہی کا دریافت کرنا موقوف ہو
 اوپر دریافت کرنے تشبیہ کے تشبیہ کیا ہو ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند کرنا یعنی یہ کہنا کہ یہ چیز
 فلانی چیز جیسی ہو جیسے کہیں آنکھ نہ گرس جیسی ہو جس کو تشبیہ دیتے ہیں او کو شبہ ساتھ باسی موصوفہ
 مفتوحہ کے کہتے ہیں جیسے آنکھ کا لفظ بچھلی مثال میں اور شبہ کو جس چیز کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں
 او کو شبہ بہ کہتے ہیں جیسے نرگس کا لفظ اور مثال میں پوشیدہ نہ رہے کہ اضافت تشبیہی شبہ
 مضاف کرنا ہو شبہ کی طرف جیسے نرگس چشم نرگس مشبہ بہ ہو اور مضاف اور چشم مشبہ ہو اور مضاف
 معنی اسکے یہ کہ آنکھ مانند نرگس کے ہو سیطرہ سے مار زلف یعنی زلف کہ سامنے جیسی ہو اور سیطرہ سے
 چاہ غبغب اور سب زرخ اور لعل لب یعنی غبغب اند چاہ کے اور زرخ مانند سید کے اور لب مانند لعل کے
 اضافت انہی وہ ہو کہ بیٹے کے نام کو باپ کے نام کی طرف مضاف کریں اور عربی میں بن اور بن
 بیٹے کو کہتے ہیں جیسے عباس علی یعنی عباس بن علی اور خالد ولید یعنی خالد بن ولید اضافت ظرفی
 اضافت منظوف کی ہو ظرف کی طرف ظرف دوم ہو ظرف مکان اور ظرف زمان پیشتر اس کا بیان ہو چکا
 منظوف وہ کہتے ہیں جو ظرف مکان میں یا ظرف زمان میں واقع ہو جیسے آب دریا آب منظوف مضاف
 دریا ظرف مکان مضاف الیہ سیطرہ ساکن شہر اور جیسے سردی زمستان لفظ سردی منظوف
 مضاف زمستان ظرف زمان مضاف الیہ سیطرہ گرمی تابستان اگر مضاف اور مضاف الیہ میں
 کچھ لگاؤ حقیقت میں ہو جیسے اضافت تملیکی میں لگاؤ ملکیت کا اور اضافت تخصیصی میں لگاؤ خصوصیت کا
 اور اضافت موصی میں لگاؤ توضیح کا اور اضافت بیانی میں لگاؤ تمیز کا اور اضافت تشبیہی میں
 لگاؤ تشبیہ کا اور اضافت انہی میں لگاؤ ثابت کا اور اضافت ظرفی میں لگاؤ ظرفیت کا اور اس کو

اضافہ تحقیق کہتے ہیں اگر مضاف اور مضاف الیہ میں کچھ لگاؤ حقیقت میں نہ ہو جیسے سرموش
 پائی فکر یعنی سرموش کا یا توں فکر کا شاعر نے اپنے خیال میں موش اور فکر کو ایک شخص صاحب اور صاحب قدم
 قرار دیا ہے اور سرموش کی طرف اور قدم کو فکر کی طرف مضاف کیا ہے حقیقت میں سرموش کے ساتھ
 اور قدم کو فکر کے ساتھ کچھ لگاؤ نہیں اس اضافہ کو مجازی کہتے ہیں اور اسی کو استعارہ بھی کہتے ہیں
 انعام استعارہ کے اور تشبیہ کے بہت ہیں اس مختصر میں ان کے بیان کی گنجائش نہیں صرف نام تشبیہ کا اور
 استعارہ کا لکھ دیا ہے فائدہ اگر مضاف کے اوپر ایک مضاف اور ہوا اسکے ہندی ترجمے میں اور ایک علامت
 اضافہ کی موافق اور پرانے مضاف کی پہلی علامت کے بعد زیادہ کریں لیکن جہاں کہیں پہلی علامت کے آخر
 الف ہو وہ الف یای مجہول سے بدلا چاہیے جیسے برادر زید اور برادر من اور برادر خود ترجمہ انکا
 بجائی زید کا اور بجائی میر اور بجائی اپنا ان سب کے آخر الف ہی جب ان پر ایک مضاف اور زید
 غلام برادر زید غلام برادر من غلام برادر خود ترجمہ انکا یوں ہو گا غلام بجائی زید کے کا غلام
 بجائی میر کے کا غلام بجائی اپنے کا پوشیدہ نہ رہے کہ مضاف اور مضاف الیہ ترکیب میں حکم ایک کا کہتے ہیں

فصل مرکب وصفی کے بیان میں

وہ ہے کہ جس میں ایک اہم موصوف ہو اور دوسرا اسم او کی صفت ہو موصوف وہ ہے کہ جسکی بھلی
 یا بُری صفت کی جاوے اور صفت وہ ہے کہ جس سے بھلائی یا بُرائی موصوف کی دریافت ہو
 پوشیدہ نہ رہے فارسی میں مضاف اور مضاف الیہ کے پڑھنے میں اور موصوف اور صفت
 کے پڑھنے میں کچھ فرق نہیں وہاں مضاف کے آخر کسرہ پڑھتے ہیں یہاں موصوف کے
 آخر جیسے مرد وانا لفظ موصوف کسرہ مرد کی وال کا علامت موصوف کی اور لفظ وانا صفت
 اس موصوف کی اور کہتے ہیں متقدم موصوف کے آخر یای مجہول لکھا کرتے تھے کہ ترکیب
 وصفی اور ترکیب اضافی میں فرق ہو متاخرین نے اسکو موقوف کیا لیکن بعض بعض کتابیں
 چاروں پہلوں سے سو برس کی لکھی ہوئی دیکھنے میں آئی اس میں آخر موصوف کے یای مجہول نظر نہ آئی
 معلوم ہوا کہ آخر موصوف کے یای مجہول لکھنا درست نہیں ترکیب وصفی کے پہچانے کیونکہ

لازم ہے کہ اگر موصوف واحد مذکر ہو تو لفظ کیسا اور اگر جمع مذکر ہو تو لفظ کیسے بیامی مجہول در آخر
اور اگر مؤنث ہو تو کیسی بیامی معروف در آخر موصوف کے ساتھ ملاؤ صفت کا کلمہ اور کجا جواب ہوگا
جیسے مرد انا جب کہو گے کیسا مرد جواب ہوگا دانا ہوگا تو دریافت ہوا کہ یہ ترکیب وصفی ہی اور لفظ
ما نا صفت ہی اگر جواب درست نہ پڑتا تو جانتے ترکیب اضافی ہی مخفی نہ رہے اکثر صفت میں وہ ہم
واقع ہوتا ہے کہ لغت بنانے والے نے اسکو صفت کے معنی کے واسطے بنایا ہے جیسے اسم فاعل
اور اسم مفعول اور وہ اسم جسکے ہندی ترجمے میں لفظ والا آئے جسکے جیسے نیک اور بدتر جہاں کا نیک والا
اور بدی والا اور مرد و نوسینندہ میں مرد موصوف نو سیندہ صفت اسکی سیدلے جسے نخت گشتہ اور نیک
اور مرد و بد اور کبھی اسم جنس بھی صفت واقع ہوتا ہے وہاں بیشتر معنی شہید کے ہوتے ہیں جیسے لب
لب موصوف لعل نام ایک جنس کا ہے جو اہر کی جنسون میں سے معنی اسکے لب کہ مانند لعل کے سرخ اور
شفاف ہے حقیقت میں لب موصوف اور شہید ہی لعل صفت اور شہید ہی پوشیدہ نہ رہے کہ موصوف
صفت کے اور اکثر مقدم ہوتا ہے جیسے مذکور ہوا اور کبھی صفت کو موصوف کے اور لانے ہیں اس صفت
کو موصوف کے آخر پڑھا نہیں جانا اس ترکیب میں معنی کے واسطے یہ دیکھنا ضروری کہ موصوف کی
ذات سے تعلق رکھتا ہے یا نہیں رکھتا بذات خود قائم ہے اگر تعلق کسی اور ذات سے نہیں رکھتا بنا
قائم ہی ترکیب کے اولئے میں معنی نہیں بد لینگے جیسے مرد نیک اور نیک مرد میں موصوف ہی بزرگ
قائم اور نیک صفت ہی معنی دونوں کے ایک ہیں اگر موصوف بذات خود قائم نہیں بلکہ تعلق اور کسی
رکھتا ہے اس وقت یہ موصوف اور صفت اس ذات کی صفت بننے کے اور جس سے موصوف تعلق رکھتا
جیسے روئے خوب روئے موصوف اور خوب اسکی صفت جب ہمیں صفت کو موصوف کے اور مقدم کیا
اور کما خوب روئے لفظ خوب روئے صفت اسکی ہو اگر جس سے روئے تعلق رکھتا ہے ہی خبر وہ شخص ہو کہ جسکا
روئے خوب ہے اور جیسے لعل لب کہ لام آخر کا لعل کے کسو نہیں اسکو کہینگے کہ جسکا لب مانند لعل کے ہی اور
خوشنودہ شخص ہو کہ جسکی خوشنودہ ہے اور نیک نیت وہ شخص ہو کہ جسکی نیت نیک ہے مرقہ وہ شخص ہو کہ
جسکا قد و روح جیسا ہے اور چشم وہ ہے کہ جسکی چشم آہو جیسی ہی ترکیب فارسی میں بیشتر بظلال میں لکھا ہے

مخفی نہ رہے کہ صفت کئی طرح سے آتی ہے ایک تو یہ کہ صفت مفرد ہو جیسے مرد و نامرد و موصوف و ناموصوف و
 اور صفت ہر دو سنگر کہ صفت مرکب ہو مرکب کئی نوع ہیں ایک یہ کہ مرکب تکریب اضافی ہو جیسے مرد و نامرد یا زن
 مرد و موصوف و ناموصوف اور زبان مضاف الیہ و نون ملنے صفت ہوئی موصوف کی اور جیسے یا لفظ
 یعنی یا زفر بندہ دل فریب بعض فریبندہ مضاف دل مضاف الیہ و نون ملنے صفت ہوئی موصوف کی
 دوسرے یہ کہ صفت مرکب وصفی اول لٹا ہوا ہو جیسے یا زرخش تو یا زرخش موصوف خوشخو مرکب وصفی اول لٹا ہوا
 ذکر ہو چکا ہے صفت ہی یا کی اصطلاح سے یا زرخش تقریر تیسرے یہ کہ صفت اول لٹا ہوا جملہ اسمیہ بیانیہ ہو
 وہ اصطلاح سے ہے کہ جملہ اسمیہ بیانیہ تین قسم سے کافیہ بیانیہ سر جملہ و ضمیر کہ پھر ہی موصوف کی طرف یعنی لفظ
 او اول لفظ است کہ علامت جملہ اسمیہ کی ہے یہ تینوں مکملے حذف کر کے مبتدا اور خبر کو مقلوب کرین یعنی اول
 خبر کو مقدم کرین اور مبتدا کو نوخر جیسے شہید بسم دیت عشوہ خون بہا بقیہ دیت جملہ اسمیہ بیانیہ اول لٹا ہوا
 صفت ہے شہید کی اصطلاح سے عشوہ خون بہا بھی اصل اسکی یہ ہے شہید بیکہ دیت او قسم است و خون بہا او
 عشوہ است جبکہ کافیہ بیانیہ سر جملہ و ضمیر او اول لفظ است حذف کر کے مبتدا اور خبر کو اول لٹا ہوا
 عشوہ خون بہا ہو گیا یا اور کھو کہ صفت اور موصوف کے بیچ میں اور کوئی کلمہ فاصل نہیں ہوتا مثال میں کہ زید
 مرویت نیک لفظ نیک کو عطف بیان یا بدل کہا جائیے مردے کے لفظ سے بدل کا عطف بیان کہ زید کو اگلی
 فصل میں آویگا یا مردے کو مبین کہ او و نیک لفظ مفرد او سکایان یا اصل اسکی کہ کو زید مرویت کہ او نیک است
 موافق فارسی کے قاعدے کے جملہ بیانیہ میں سے لفظ او کہ مبتدا تھا حذف کیا بعد اسکے کافیہ بیانیہ
 او لفظ است بھی دور کیا زید مرویت نیک رہ گیا ترکیب یون کہ کو زید مبتدا مردے مبین اور نیک
 بیان او سکابین اور بیان ملے خبر ہو مبتدا اور خبر ملے جملہ اسمیہ ہو او اول لفظ است نشان ہے جملہ اسمیہ

فصل بدل اور مبدل منہ کے بیان میں

مبدل منہ وہ اسم ہے کہ اس کے بعد ایک اسم او سکا بدل واقع ہوا و معنی میں جو مقصود مبدل منہ سے ہے
 وہی بدل ہے ہوتا ہے اور ترکیب میں بدل اور مبدل منہ ملے حکم ایک مکملے کا رکھتے ہیں جیسے آمد زید اور
 زید مبدل منہ ہوا اور تو بدل ہے اور بدل اور مبدل کو ملا کے فاعل سمجھو کہ او اول لفظ است نشان ہے جملہ اسمیہ

شاہ مہدل منہ اور عباس بدل اور زید بدل منہ کے کسر نہ پڑھا چاہیے شاہ عباس میں شاہ کی سہ کو
کسو پڑھنا غلط ہے بدل مہدل منہ میں اور صفت موصوف میں یہی فرق ہے مہدل منہ کا آخر کس کو نہیں چیتے
موصوف کا پڑھتے ہیں بعض بدل کو عطف بیان کہتے ہیں اور بعض بدل میں اور عطف بیان میں پڑھتے
کہتے ہیں کہ بدل اور مہدل منہ میں مقصود مہدل منہ نہیں صرف بدل سے ہے اس کی اور عطف بیان میں ان
مقصود ہوتے ہیں جیسے امام من علی اسد اللہ است اسد اللہ عطف بیان ہے علی کا اور مقصود علی کے
لفظ سے یہی ہے اور اسد اللہ کے لفظ سے بھی یعنی امام میرا وہ علی ہے کہ جس کا خطاب اسد اللہ ہے

فصل مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کے بیان میں

مستثنیٰ وہ اہم ہو کہ بعد لفظ استثناء کے واقع ہو فارسی میں استثناء کا نام لگا اور خبر ہو اور علی میں
الایہ کہ فارسی میں بھی متصل ہے استثناء کے معنی الگ کرنا ایک چیز کو کسی چیز میں سے بالکل کیا
شخص کا جمع سے جو چیز یا جو شخص الگ کیا گیا ہو اسے مستثنیٰ کہتے ہیں اور میں سے مستثنیٰ کہ الگ
کہتے ہیں اور کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملے حکم ایک کلمے کا کہتے ہیں جیسے آمدند
ہمہ دوستان مگر زید ترجمہ آئے سب دوست مگر زید یعنی زید نہیں آیا اور جیسے زوم ہمہ دشمنان
مگر زید را ترجمہ مارے سب دشمنوں کو مگر زید کو یعنی زید کو نہیں مارا زید پہلی مثال میں زوم ہونے سے
الگ ہو گیا کہ سب آئے وہ نہیں آیا اور دوسری مثال میں سب دشمنوں سے الگ ہوا کہ سب کو مارا اور کو
نہیں مارا ترکیب اسکی یہ ہو آمدند فعل مگر لفظ استثناء زید مستثنیٰ اور ہمہ دوستان مستثنیٰ منہ پس مستثنیٰ
اور مستثنیٰ منہ ملے مجموعہ فاعل ہوا آمدند کا پس فعل فاعل کے ساتھ ملے جملہ فعلیہ ہوا دوسری مثال کی
ترکیب یہی زوم فعل فاعل مگر لفظ استثناء کا زید مستثنیٰ اور دشمنان مستثنیٰ منہ پس مستثنیٰ اور مستثنیٰ
منہ ملے مجموعہ مفعول ہوا فعل کا فاعل با فاعل مفعول کے ساتھ ملے جملہ فعلیہ ہوا اور جیسے آمد قوم جز
زید بیان قوم مستثنیٰ منہ اور زید مستثنیٰ ہے اور کہ بھی مستثنیٰ منہ محذوف بھی ہوتا ہے جیسے زید بن جز زید یعنی زید
بن جز زید ترجمہ نہ آیا کوئی میرے پاس سوا زید کے لفظ زید مستثنیٰ اور کہ بھی مستثنیٰ منہ محذوف ہے اور جیسے زوم
جز زید یعنی زوم کسی را جز زید ترجمہ مارا میں کسی کو سوا زید کے کہتے مستثنیٰ منہ سے مستثنیٰ ہوا اور زید مستثنیٰ

ساختہ متعلق کے ملکہ جملہ فعلیہ ہوا سطر سے ندیم خبر تو اور کاری وایم بقا و رفتہ و باز را و رفتہ تم نسبت
 اور رفتہ از زبلی تا دہلی اور خدا را بر من ممکن بنیشتا ترکیب اسکی یہی بنیشتا فعل با فاعل با جا لفظ خاصہ مجرور اور جار
 من موصوف مسکین صفت صفت اور موصوف ملکہ مجرور ہو جا کے جار اور مجرور متعلق ہوئے فعل کے فعل
 با فاعل ساتھ مفعول اور متعلق کے ملکہ جملہ فعلیہ ہوا اور زید نویندہ است بقلم ترکیب اسکی یہی زید نویندہ است
 خبر است نشان جملہ اسمیہ کا ہی موصوہ جار قلم مجرور جار مجرور متعلق نویندہ کا شبہ فعل کا ہو متلا و خبر ملکہ جملہ
 ہو یا یاد رکھو کہ جار و مجرور کے حکم حرف کا رکھتے ہیں فاعل اور مفعول اور مضاف الیہ اور مبتدا اور خبر نہیں ہو سکتے
 پوشیدہ نہ رہے جس عبارت میں جار اور مجرور ہوں فعل اور شبہ فعل کا نہ وہاں فعل کو یا فعل کے مشبہ کو
 پیدا کرتے ہیں جیسے عن نام جانا از جان آفرین یا اس میں جار مجرور ہیں فعل اور شبہ فعل کا نہیں یہاں ہوا و
 ابتدا میگویم مقدر کرتے ہیں اور جار اور مجرور کو اس کے متعلق کہتے ہیں اور جیسے زید در خانہ است یہاں لفظ ثابت
 کہ اسم فاعل عربی کا ہو پیدا کرتے ہیں اصل و سکی یوں ہی زید در خانہ ثابت است ترکیب اسکی یہی زید مبتدا
 اور جار خانہ مجرور است نشان جملہ اسمیہ کا جار اور مجرور متعلق ثابت کے ہو کے خبر ہوئی مبتدا کی ابتدا ساتھ
 خبر کے ملکہ جملہ اسمیہ ہوا فائدہ کبھی چا و چون معنی مثل کے مضاف ہوتے ہیں اور ترکیب میں مانند ہم
 مبتدا اور خبر اور فاعل اور مفعول ہوتے ہیں جیسے زید چون شیر است یعنی زید مانند شیر است زید مبتدا چون معنی
 مانند مضاف شیر مضاف الیہ دونوں ملکہ خبر ہوئی محضی نہ رہے جار اور مجرور جو کے متعلق ہوتے ہیں اس کے
 اور جار اور مجرور کے معنی آپس میں مربوط ہوتے ہیں اگر مربوط نہ ہوں تو جانو کہ جار اور مجرور اس کے متعلق
 نہیں اس صورت میں اور کوئی فعل یا شبہ فعل کا پیدا کر کے اس کے متعلق کر دو معنی میں مربوط ہو

فصل موصول اور جملہ کے بیان میں

موصول وہ اسم ہی نا تمام کہ جب تک اس کے بعد ایک جملہ نہ کو نہ اس قابل نہیں کہ مبتدا ہو یا خبر ہو یا فاعل اس
 مفعول اور مضاف الیہ ہو اس جملے کا نام ہی جملہ موصول کا اور جملے کے سب سے پہلے کاف مثل کاف بیانہ کے یا لفظ چہ
 ہو یا کو کا و کو کاف صلیہ یا کاف خبر جملہ کہتے ہیں اسامی موصول یہ ہیں آنکا آنکا نہ ہر کہ یہ جاروں کے ملکہ ہر جملہ
 کے ہیں انچہ ہر انچہ ہر جملہ مینوں کے جیم فارسی اولے واسطہ اشبا کے ہیں اور یہی موصول کہ آخر

کسی اسم نکرہ کے ہوا و را کے بعد کاف صلی کا ہو جیسے کسیکے کسانیکہ شخصی کہ امریکہ چیزیکہ اوس اسم کو بھی موصول جانو اور جس اسم نکرہ کے اوپر لفظ آن ہوا اور بعد اوس اسم کے کاف صلی کا ہو وہ بھی موصول ہو جیسے آنکس کہ مرا کیشت بانآمد پیش ہوا و صلی میں ایک ضمیر بھی ہوتی ہے کہ موصول کی طرف پھرتی ہے پوشیدہ نہ ہے آن جو موصول کا ہو اس کے اوپری موصول کے معنی ایک ہیں اور انکے واسطے جمع کے لائے مثالیں سب کی بیان کرنا ہوں اور ایک مثال کی ترکیب بیت آنکہ در آدم و میدہ روح را ہوا و را طوفا بناتے نور را ترکیب سکی یہ ہے آن موصول کاف صلی کا و میدہ فعل ماضی قریب ضمیر سکیں پھرتی موصول کی طرف فاعل ہو فعل کا روح مفعول لفظ را علامت مفعول کی و را جار آدم مجرور متعلق فعل کے فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملنے جملہ فعلیہ ہو کے صلی پڑا موصول کا موصول ساتھ صلی کے ملنے مبتدا ہوا و را و سر مصلح جملہ ہو کے خبر مبتدا ساتھ خبر کے ملنے جملہ اسمیہ ہوا اسطرح ترکیبان مثال کے

بیتوں کی سمجھو اسیات	آنا کد خاک را بنظر کیا کنند	آیا بود کہ گوشہ چشمی جا کنند	ہر آنکہ تخم بدی کشت پیشت
دماغ مینوہ بخت و آل طعن	ہر کہ آمد عمارتی نوساخت	رفت نزل بدیگری پر دست	انچا و گفت غیر آن کردن
نیست سودی بجز زبان کن	ہر کچہ کہ می بایرت پیش گیر	سر طغاری سرخوش گیر	انکس کہ مرا کیشت باز پیش
ماکار دلش بشت کہ نشہ خوش	کسی تش ظلم ز در جهان	بر آورد و اناہل عالم فغان	کسانیکہ بین باہر گشتہ اند
بقوت و بسا بر گشتہ اند	غیریکہ رفتہ باشد سرش	میانار و بیرون کن از شکستش پوشیدہ نہ ہے	

بھی موصول کو حذف بھی کرتے ہیں چنانچہ بعد حرف ندا کے جیسے ایک اصل میں بھائی آنکہ آن کو حذف کیا جیسے حمسہ ایک در ذات خویش منفردی بصفات کمال متحدی پس و رفتہ لم سپاہ ہری یا حبیب اللہ خدیویدی مالجری سواک سندی اور ہر کہ مخفف ہر آنکہ کا ہو اور ہر کہ مخفف ہر آنچہ کا مخفی ہے کہ صلی میں ضمیر بھی فاعل واقع ہوتی ہے اور کبھی مفعول کبھی مضاف ایہ بھی مبتدا ان سب میں ضمیر فاعل کی مخدوف نہیں ہوتی اکثر و ضمیر ون کو حذف کر کے موصول کو اوکے قائم مقام رکھتے ہیں اگر نہ مفعول کے ساتھ لفظ را نشان مفعول کا ہو تو وہ لفظ را بھی موصول کے ساتھ لگاتے ہیں نہ فاعل کی شان پہلی بیتوں میں گزری مثال ضمیر صلی کہ بت را و مخدوفست آنکہ تمام گزرت

گنگا رست اصل اسکی آنکا و تنگ گارست گنگا رست لفظاً و مبتدا ہو ای کو حذف کیا اور موصول کو قائم مقام رکھا اور تنگ گار خبر یہ جملہ صلہ ہوا اور موصول ساتھ صلے کے ملے مبتدا ہوا اور گنگا رست خبر مثال ضمیر صلہ کہ مفعولست و میزوف بیت آنکہ اگر فلک پسند عشق نشاندہ خاک و درودست را یا بسین بنوا
اصل اسکی آنکا اور فلک پسند عشق نشاندہ ترکیب اسکی ہی بر آن موصول کاف صلے کا نشانہ فعل فلک فاعل اور ضمیر مفعول لفظ را نشان مفعول کا ضمیر مفعول کو یعنی لفظاً و کو حذف کیا موصول کو اس کے قائم مقام کیا یعنی مفعول قرار دیا اور لفظ را نشان مفعول کا اس کے ساتھ لگایا ہوئی جارہند مضاف عشق مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملے مجرور ہو کے جار کے جار مجرور متعلق نشانہ کے نشانہ فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملے جملہ ہو کے صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلے کے ملے مبتدا ہوا و سر مصرع جملہ ہو کے خبر ہوا مثال ضمیر و صلہ کہ مضاف الیہ بیت و میزوف بیت کسی را کہ اقبال باش غلام ہو بدیل خاطر لطافت ایام اصل اسکی یہ ہے کسی را کہ اقبال غلام او باشد کسی موصول کاف صلے کا باشد فعل ناقص چاہتا ہے سر و خبر کو اقبال اس کا اسم غلام مضاف ضمیر اور مضاف الیہ اس ضمیر مضاف الیہ کو یعنی لفظاً و کو حذف کیا موصول کو اس کے قائم مقام کیا یعنی مضاف الیہ غلام کا قرار دیا جب کہ مضاف اور مضاف الیہ میں فاصلہ واقع ہو ا موافق قاعدہ فارسی کے لفظ را نشان مضاف الیہ کا آخر موصول کے لگایا بیضا اور مضاف الیہ ملے خبر ہوئی فعل ناقص کی فعل ناقص اسم اور خبر کے ساتھ ملے جملہ فعلیہ اور قبول الخبیر جملہ ہمیں ہو کے صلہ ہوا موصول کا موصول صلہ کے ساتھ ملے مبتدا ہوا و سر مصرع جملہ ہو کے خبر ہوا اس طرح سے ہی بیت کسی را کہ گردن کشی در برست ہوا واضح از دو یافتن خوشترست ہوا اصل اسکی کسی را کہ گردن کشی در سرلوست و لفظ سر مضاف ضمیر اور مضاف الیہ ہو سوا و کو حذف کیا موصول مضاف الیہ سر کا ضمیر یا مضاف جو مضاف الیہ سے دو پڑا اس واسطے لفظ را نشان مضاف الیہ کا موصول آخر لگایا کہ را ہو گیا گردن کشی مبتدا در جار سر مجرور جار اور مجرور متعلق ثابت کے ہو کے خبر بڑی مبتدا کی مبتدا خبر کے ساتھ ملے جملہ ہمیں ہو کے صلہ ہوا موصول کا موصول صلے کے ساتھ ملے مبتدا ہوا

دوسرے لے صرح او کی خبر یہ بھی یاد رکھو کہ موصول صلی کے ساتھ ملے حکم ایک گلے کا رکھتا ہے
موصول کے مبتدا ہونے کی مثالین مذکور ہوئیں وہ مثال کہ جس میں موصول فاعل ہے یہ ہر آئند
اور دست نیست آمد فعل آن موصول کاف صلی کا اور دست نیست صلی ہے موصول اور صلی ملے
فاعل ہوا آمد کا اور وہ مثال کہ جہین موصول مفعول ہے یہ ہر یافتہ آئند کہ می جستم یافتہ فعل با فاعل
آن موصول کاف صلی کا می جستم صلی موصول کا موصول صلی کے ساتھ ملے مفعول ہوا یافتہ کا اور
وہ مثال جہین موصول مضاف الیہ ہے یہ ہر آمد غلام آئند نامش زید است آمد فعل غلام مضاف آن
موصول کاف صلی کا نامش زید است جملہ صلی میں موصول ساتھ صلی کے ملے مضاف الیہ ہوا غلام
مضاف ساتھ مضاف الیہ کے ملے فاعل ہوا آمد کا اور وہ مثال کہ جہین موصول خبر ہوئی یہ ہر
یا راست کہ دیدی یا راستہ آن موصول کاف صلی کا دیدی فعل با فاعل صلی ہوا موصول کا موصول
صلی کے ساتھ ملے خبر ہوئی مبتدا کی لفظ است نشان جملہ اسمیہ کا مبتدا خبر کے ساتھ ملے جملہ اسمیہ ہوا

فصل عدد اور معدود کے بیان میں

عدد گنتی کو کہتے ہیں اور جس چیز کو کہتے ہیں اس کو معدود کہتے ہیں جیسے صدر و پید صدر ہر
اور روپہ معدود ہر عدد اور معدود ملے حکم ایک گلے کا کہتے ہیں جیسے ہزار روپہ بیچو اہم ہزار روپہ
مفعول ہے بیچو اہم فعل با فاعل حقیقت میں عدد صفت ہوتا ہے معدود کا اکثر مقدم آتا ہے معدود پر
جیسے ہزار روپہ یعنی ایسے روپہ کہ ہزار ہیں اگر صفت اور موصوف کہیے جب بھی حکم ایک گلے کا
کہتے ہیں ہندی کو تو تک گنتی ہندی اور فارسی کی یاد کرنا ضرور ہو اس جدول میں مندرج اگر
فائدہ عدد کے لکھنے کے واسطے رقوم ہندی کی نو شکلین مقرر ہیں وہ یہ ہیں ایک سے نو تک
ایک دو تین چار پانچ چھ سات آٹھ نو
اور ان رقوم میں لکھنے کے لیے مرتبہ مقرر ہیں جس مرتبہ کی رقم ہو اس مرتبہ میں لکھا جائے
اور جو نہ مرتبہ خالی رقم سے ہو وہ ان نقطہ کہ ہو سکے صفر کہتے ہیں لکھا جائے مرتبہ مادہ کہ بنے نہ جائے
تھوڑے سے ہندی کے واسطے لکھتا ہوں زیادہ اس سے وہ حساب کی کتاب میں دیکھ لے گا

۱	از یک تانه	آحاد
۲	از ده تانه	عشرات
۳	از صد تانه	مات
۴	از هزار تانه	الوف
۵	از ده هزار تانه	عشرات الوف
۶	از یک تانه لک	لکوک
۷	از ده لک تانه	عشرات لکوک
۸	از یک کروڑ تانه	کروڑ
۹	از ده کروڑ تانه	عشرات کروڑ
۱۰	از یک تانه ارب	ارب
۱۱	از ده ارب تانه	عشرات ارب
۱۲	از یک تانه کرب	کرب
۱۳	از ده کرب تانه	عشرات کرب
۱۴	از یک تانه نیل	نیل
۱۵	از ده نیل تانه	عشرات نیل
۱۶	از یک تانه پدم	پدم
۱۷	از ده پدم تانه	عشرات پدم

بست ویک اکیس	بست وودو بایس	بست ووسه تیکیس	بست وچار چوبیس	بست وونج پکس
بست وکش بهمیس	بست ودهشت ستائیس	بست ودهشت اٹائیس	بست وون اوتیس	سی نیں
سی ویک اکنیں	سی وودو پیں	سی ووسه تینیں	سی وچار چومیں	سی وونج پینیں
سی وکش بھتیں	سی ودهشت سینیں	سی ودهشت اڑنیں	سی وون اوتائیں	چل چالیں
چل ویک اکتائیں	چل وودو بایس	چل ووسه نینائیں	چل وچار چوایس	چل وونج پینائیں
چل وکش چھالیں	چل ودهشت سینتائیں	چل ودهشت اڑتائیں	چل وون اوتاس	پنجاه پجاس
پنجاه ویک اکادون	پنجاه وودو بادون	پنجاه ووسه دھین	پنجاه وچار چون	پنجاه وونج پھین
پنجاه وکش پھین	پنجاه ودهشت ستادون	پنجاه ودهشت اٹادون	پنجاه وون اڑنٹھ	شصت ساٹھ
شصت ویک اکٹھ	شصت وودو بائٹھ	شصت ووسه زسٹھ	شصت وچار چونسٹھ	شصت وونج پینٹھ
شصت وکش بھماٹھ	شصت ودهشت سرٹھ	شصت ودهشت اڑسٹھ	شصت وون اوتھتر	هفتاد ستر
هفتاد ویک اکھتر	هفتاد وودو بھتر	هفتاد ووسه تھتر	هفتاد وچار چوہتر	هفتاد وونج پھتر
هفتاد وکش بھتر	هفتاد ودهشت ستھتر	هفتاد ودهشت اٹھتر	هفتاد وون اوتاسی	هشتاد اسی
هشتاد ویک اکاسی	هشتاد وودو بیاسی	هشتاد ووسه تراسی	هشتاد وچار چوراسی	هشتاد وونج پجاسی
هشتاد وکش بھجاسی	هشتاد ودهشت ستاسی	هشتاد ودهشت اٹھاسی	هشتاد وون نواسی	نود نوسے
نود ویک اکانوسے	نود وودو بانوسے	نود ووسه ترانوسے	نود وچار چورانوسے	نود وونج پکانوسے
نود وکش بھیانوسے	نود ودهشت ستانوسے	نود ودهشت اٹھانوسے	نود وون فانوسے	صد س

ایک سو کو یک صد و سو کو دو صد تین سو کو صد کہتے ہیں اور دس سو کا ہزار ہوتا ہے اس طرز سے
 ایک ہزار دو ہزار سہ ہزار اور گنتی میں پہلے ہزار پھر سیکڑے پھر عدد جو جدول میں ہیں
 لکھا پڑھا جاتا ہے جیسے یک ہزار و یک صد و سی و یک یعنی ایک ہزار ایک سو اکتیس
فصل عطف اور معطوف اور معطوف علیہ کے بیان میں

معطوف وہ کلمہ اور کلام ہو کہ حرف عطف کے بعد واقع ہو اور معطوف علیہ وہ کلمہ اور کلام ہو
 کہ حرف عطف سے قبل واقع ہو مکملے کا عطف مکملے پر ہوتا ہے اور کلام کا کلام پر عطف کے معنی
 پھیر نامعطوف کا سبب حرف عطف کے معطوف علیہ کی طرف یعنی معطوف کو معطوف علیہ
 حال کا شریک کہ نا اور حرف عطف کا واو ہی جس کا ترجمہ اور جیسے آمد زید و بکر آمد فعل زید اس کا
 واو عطف کا بکہ بھی سبب عطف کے فاعل ہوا آمد کا فاعل ساتھ فاعل کے ملکہ جملہ فعلیہ ہوا یہ
 مکملے کا مکملے پر ہوا اور کلام کا عطف کلام پر اس مثال میں ہے آنکہ دانش کریم است و لطیفش عظیم
 خداوند است آنکہ موصول دانش کریم جملہ اسمیہ صلیہ موصول کا اور واو عطف کا لطیفش عظیم
 بھی جملہ اسمیہ سبب عطف کے صلیہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلون کے ملکہ مبتدا ہوا خداوند
 اس کی خبر مبتدا ساتھ خبر کے ملکہ جملہ اسمیہ ہوا ترکیب میں جو حال معطوف علیہ کا ہوتا ہے وہی
 معطوف کا ہوتا ہے اور لفظ ہم اور نیز اور یا اور نون نفی بھی حروف عطف کے ہیں جیسے
 آمد زید عمرو نیز بکر ہم اور جیسے آمد زید یا عمرو اور جیسے آمد زید یا بکر یا عمرو اور جیسے
 آمد زید عمرو یا بکر یا عمرو اور جیسے آمد زید یا بکر یا عمرو اور جیسے آمد زید یا بکر یا عمرو اور جیسے
باب سوم معانی حروف مفروہ و مرکبہ و معنی بعض کلمات کے بیان میں

فصل معانی حروف مفروہ میں

الف وہ ہے کہ ہمیشہ ساکن ہو اور اس کے پڑھنے میں آواز کو پیش نہ آئے اگر متحرک ہو
 یا اس کے پڑھنے میں آواز کو پیش ہو تو وہ ہمزہ ہے کہ اصل میں اضرہ تھا الف پہلے
 بدل ہو کے ہمزہ ہو گیا اور ہمزہ کو عرف میں الف بھی کہتے ہیں اور الف کئی معنی کے
 واسطے آتا ہے اس جدول سے دریافت کرو

مثال

الف معنی موقع

۱	برای ندا	آخر اسما	خدا یا پادشاه یا بهمنی ای خدا ای پادشاه
۲	برای دعا	در ضایع قبل از آن	کناد و ساد و بود و بختفاد و سکا با و غنی اگلی سائیم یکم کناد و سکا
۳	معنی فاعل	آخر صیغه امر حاضر مرفوع	فانا اینا شکلیا به بهمنی داننده بسینده شکلینده
۴	معنی واد	در دو کلمه مرادف	تکاپو یعنی تک پو تکا و یعنی تک و دو معنی دور و دور و دور
	ایضاً	در دو کلمه غیر مرادف	رستایخ یعنی رست و خیر یعنی جفا اوراد و کثنا
۵	برای کثرت	در آخر صفت	خوشا بهمنی بسیار خوش و بد بهمنی بسیار بد
۶	زائد	آخر ماضی مطلق	گفتا بهمنی گفت و رفتا بهمنی رفت
	ایضاً	آخر صیغه دعا	بادا بهمنی باد و شودا بهمنی شود
	"	آخر اسما	شبه در خد و سنا طالبا یا پی جفیده دنیوی و گشت یعنی
	"	اول اسما	اسکندر یک اسکندر بفتح اتم بضم یعنی اسکندر سمنده و ستم
۷	"	اول بعض مرفوع	ایرا و را با اورا به معنی هم او را به اورا به معنی نسبت
	"	آخر اسما	درد او رینا و احوثا و احسرا
۸	برای پیوستگی	در دو کلمه مکرر	دوشادوش بابا لب یعنی دوشن بهر سبب دوش لب به سبب
ب			
۱	برای اتصال	اول اسما	آشنا فی توجیه در معرفت به معنی آشنائی ساخته تیر به
۲	معنی در	ایضاً	انتم به پای تو که بخش خطای من به معنی در پای تو
۳	معنی مع	"	بیا که دل به عجب لذتی هم خوش است به معنی به عجب لذتی
۴	معنی به	"	جاغم بلب رسید و بجانان خبر کشید به معنی به لب رسید
۵	معنی برای	"	بطواف کعبه رفتم بحکم به هم ندانم به معنی برای طواف
۶	معنی از	"	حال تو دیدن نمی شود آخر به معنی از دیدن نشسته آخر

اس الف ک ح رات مایه کی صیغه این

مشال

موقف

منی

۱	برای خطاب حاضرہ	آخر کلمہ	کبھی مصداق الیہ ہوتی ہے جیسے بارت بردم اور ہر دست بالینہ بردوم پار تو بھی منقول واقع ہوتی ہے جیسے دادست زر اور نرت دادوم یعنی دادم زر ترا اگر آخر کلمے کے ہاں مخالفہ تہ پر زیادہ کرو جیسے نازات اگر الف یا واو ہو یا ی تحتانی زیادہ کرو جیسے حدائیت اور ہر دست اور کبھی یای تحتانی نہیں زیادہ کر سکتے ہیں عہد سہم بات ہینم روت واو معدولہ اسکے آخر زیادہ کر کے تو بڑھتے ہیں تو فاعل بھی اور مشبہ ابھی اور خبر بھی اور مضاف الیہ بھی ہوتا ہے جیسے آمدی تو تو کجائی زید تو فی غلام تو
۲	بمعنی خرد	آخر اسلم	از بارگشت مرا غم امی شاہ مدینہ از بارگاہ خرد
۳	زانو	ایضاً	جیسے بالشت بالشت
شرح			
۱	برای سبب	سر جملہ	این طعام خوردم چه چیز بود یعنی کھایا میں اس سبب کہ میری غذا
۲	برای مقام	اکثرہ جملہ	بگفتی کیا کہا تو نے چستی کیا ہے تو چه حالت کیا حال ہے
۳	برای تعظیم	سر کلمہ	چه مقامت جانان کہ بجا نشان نمودی یعنی کیا بڑی قیادت کیا
۴	برای تمجید	سر کلمہ	بچشم و چراغ باشد غم پرور یا یعنی یا چہ تصویر بدول یا چہ تصویر
۵	بمعنی چیز	متصل غلام ہر دست	زینت غم خیز دولت ہر وار در ذکر و فقر مشعل شاہ لا مکن اللہ کریمان
۶	بمعنی ہرچہ	سر کلمہ و کلام	چہ باشد میسر و زودی فرست یعنی ہرچہ میسر باشد
فہرست			
علاست مضامین کی اور ہر غائب کی اور بھی غائب کی ہے تو کلمے کے آتی ہر اور ماقبل مفتوح ہوتا ہر فارسی ہر لال ملامت دراں جو میں ہر ہر اگر ماقبل کے حرف مجھ ساکن ہو تو ال اگر ماقبل کے حرف علت ساکن ہو یا حرف معیج نحو کہ موزناں ہر ہر			

معنی موقع مثال

ش

۱	نعمیہ غائب	آخر کلمہ	کبھی مفعول ہوتا ہے جیسے دانش نعام و دانش وادام ماقبل اسکا مفتوح ہوتا ہے مگر کاف بیانی ماقبل اس کے ہو تو کس کو چھو جیسے اگرچہ والے کلمے کے بعد ہو تو بعد کے ہر مفتوح زیادہ کر دیتا ہے کاشا نہ اش کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے دانش اگر مضاف و کاشا جیسے آخر الف یا واو ہو تو بعد الف کے باوا کے یا ی ختمانی مفتوح ہوتا ہے کہ کاشا سے ملا کر پڑھتے ہیں جیسے خویش بولیش مضافین جھاریش اور کبھی باقی ختمانی مفتوح نہیں بھی لگتے ہیں پڑھتے ہیں خوش خوش مضافین
۲	بمعنی حاصل مصدر	جسٹیم ضرر معرف	جیسے کوشش کوشش بمعنی کوشیدن کوشیدن ماقبل شین مصدری
۳	زانہ	آخر کلمہ	خودش آخر یعنی خود آمد
۱	برای علت و سبب	در بیان دو جملہ	بر درت آدم کہ لطف کنی بر یعنی بر درت آدمہ ہر سبب کہ لطف کنی
۲	برای بیان	سر جملہ بقیہ بیان	دل کہ در بر دستم وادام تراہ دل سبب است و کاف بیانیہ سر جملہ بیان
		بر جملہ مقدمہ	گفتم کہ گئے چہنیز از باغ ہر یعنی گفتم انیکہ گئے چہنیز از باغ
		بعد موصول جملہ	ای آنکہ ہلک خویش یا سندرہ توئی ہر آن موصول و کاف لہ
		بعد موصول مخدوف	ای کہ ہر دی دلم کجا رفتی ہر یعنی ای آنکہ ہر دی دلم کجا رفتی
۳	برای مفاہات	در بیان دو جملہ	بودیم بچہ کہ سپاہ عدو رسید ہر یعنی ناگاہ و کلا یک
۴	برای عطف	ایضا	ایسی آہستہ آہستہ کہ کاہندہ کہ خرنگ جان خنجر لہ ہر ہر یعنی ہر آہستہ آہستہ
۵	برای ربط	ہر جملہ مترضہ کہ در جملہ دیگر کا باشد	دل کہ طواریفا بوزن محزون راہ پارہ کو دندہ فستہ بتان مضمون را طواریفا بود جملہ مترضہ یا کاف بیانیہ
۶	برای استفہام	ایک جملہ کا	اگر جملہ سہیہ ہو تو کاف استفہام کا خبر نہا ہے جیسے ابن کسیت ابن مقداد کاف استفہام کا خبر ہست علامت جملہ سہیہ کی اگر جملہ فعلیہ ہو تو فاعل ہوگا جیسے کہ آید یا مفعول ہوگا جیسے کہ از دی کلہ زدی فعلی فاعل کاف

کاشا نہ اش

استفہام مفعول اور لفظ زانہ ان معنی

مثال

معنی موقع

	برای استفهام بمعنی کدام ایک جز جملے کا ہوتا ہے	استفہام کیا ہے پوچھنا ایک بات کا وہ تین طرح ہوا ایک استفہام امر قاری ہو کہ جسے اقرار دریافت ہو جیسے بیت دوش درہم تو آردہ و ناشاد کہ ہو من نبودم ہر ف ناک بیدار کہ بود ترجمہ کل ات تیری مجلس میں آردہ اور ناشاد کون تھا میں تمھارا ناشاد ظلم کا کون تھا اس کلام سے اقرار معلوم ہوا کہ ناشاد کون تھا تیری مجلس میں آردہ اور ناشاد اور ناشاد ظلم کا میں تھا دوسرے استفہام انکاری کہ اس سے انکار معلوم ہو جیسے بیت کہ میگاہ کہ ہجرم فرست بقتل عاشق مسکین کہ سببت ہر ترجمہ کون کتاب کہ سفر کے قصد یہ کہ بارہی واسطے مار ڈالنے عاشق مسکین کے باز ہی اس کلام سے انکار نکلا کہ سفر کے قصد یہ کہ نہیں باز ہی تیرے استفہام استخاری وہ ایک بات کا پوچھنا نہ اقرار نہ انکار جیسے شعر لار خاسمن ہر اسرور ان کیستی ہر سنگد لا سنگد آفت جان کیستی یعنی پوچھتا ہے شاعر امی لار خ ای سمن ہر سرور و یعنی معشوق کس کا ہے تو امی سنگدل ای سنگد آفت جان کس کا ہے تو
۷	بمعنی بلکہ درمیان دو جملے	اس کاف کے باعث پہلے جملے سے دوسرا جملہ ترقی رکھتا ہو جیسے بیت نہ من بران گل عارض سخن سرایم و بس ہرکہ عنایب تو از ہر طرف ہزارا نند فقط میں ہی اس گل خسار پر غزل خوان نہیں ہوں بلکہ بلبل تیرے یعنی عاشق تیرے ہر طرف سے ہزاروں ہیں دوسرے مصرع کی ترقی ظاہر ہو
۸	بمعنی از بجای از	ترک حسان خواجہ اولی ترید کا احتمال جفا می ہوا بان، یعنی از احتمال جفا می ہوا بان یعنی در بانان۔
۹	برای تصغیر وزائد نیز	ما قبل اس کاف کا مفتوح ہوتا ہے جیسے بطا اور بطاک طفل اور طفلک مرد اور مردک پیر اور سپرک و چون زلو و زلوک

مثال

معنی موقع

۱۰	معنی ہرکہ	ہر سرکہ از کلمات جملہ	دگر کشور آباد بیند بخواب کہ دارد دل اہل کشور خراب یعنی ہر کہ دل اہل کشور خراب دارد کشور آباد نہ بیند
۱۱	برای تائید نہ کاف علت	در میان کلام	محبت کی رو دگر استخوانم تو تیار گرد کہ از ساییدن صندل کجا نقصان شود بود را بہ محبت کب جاوے اگر چہ استخوان سرمہ ہو جاوین کسو اسطے کہ صندل کے گھسنے سے ہو کا نقصان نہیں ہوتا اس کاف سے پہلی بات کی تائید ہوتی
۱۲	برای تشبیہ بمعنی چنانکہ	در بیان کلام	چنان میخورد زنگی خام را کہ زنگی خورد مغز با دام را کہ ترجمہ ایسا لکھتا ہوں سکندر کے زنگی کو بہ جیسے زنگی کھاؤ مغز با دام دوسرے مصرع میں تشبیہ ہو پہلے مصرع کی
۱۳	زائد	در بیان کلام	مولانا روم فرماید کہ چہ چین بناید و گہ خداین جز کہ حیرانی نباشد کار دین یعنی حیرانی نباشد کار دین
۱۴	برای تدریجی یا	در بیان کلام	جیسے زید آمد کہ عمر و یعنی زید آمد یا عمر و
۱	ضمیر متصل مکمل آخر کلمہ	آخر کلمہ	ترکیب میں کبھی فاعل ہوتا ہے جیسے کہ دم کیا میں آدم آیا میں اور کبھی مفعول ہوتا ہے جیسے چہ فرمایم کیا فرماتا ہے تو مجھ کو اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے یا بعد مضاف کے جیسے غلام غلام میرا یا قبل مضاف کے جیسے قول سعدی شیرازی تو لائے مردان آن پاک بوم بہر ایگنختم خاطر از شام و روم بہر ایگنختم آخر کا ہم مضاف الیہ ہے خاطر کا یعنی خاطر از شام و روم بہر ایگنختم کبھی ہم بعد فعل کے پیوستہ فعل سے اور مضاف اور مکمل فعل کے ہوتا ہے بیت بتان وفاد دشمن و بے مروت

			ازین زندگی دل پر دھنڈم یعنی علم ازین زندگی پر دھنڈم کبھی اس سیم کو حذف بھی کرتے ہیں جیسے بیت گفتہ گار کی پیم از بلاغ مغل دیدم وست شد ہوئی یعنی ست شدم ہوئے
۲	بمعنی خود	آخر کلمہ	باطلفم خوان یا بایران از درم نہ دارم پھر آستانت سرم یعنی خود
۳	برای نئی	اول صیغہ مضارع	جیسے کن سیم آیا کن ہو یا سیم ہمیشہ مفتوح ہوتا ہی
		اول صیغہ مضارع	جیسے رسا درسا د با و سا و کنا و کنا و
۴	برای تعیین عدد	آخر عدد	جیسے یکم دوم سوم پیم ساکن ہوتا ہی اور قابل اول و ساکن ضمیم

ن

۱	برای نفی	برای نفی و مضارع و مستقبل و حال	نکرہ نکند نخواہد و نمیکند یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہی
۲	برای نئی	بر امر غائب	باید کہ نکند باید کہ نکرہ شود یہ نون بھی ہمیشہ مفتوح ہوتا ہی
۳	برای استفہام	اول کلمہ	استفہام اقراری بیت غلامی شکستش سر و پامی و پامی کہ ہا گفتہ کہ اینجا پامی یعنی گفتہ استفہام استخاری جیسے کسی پوچھو ابن طعم منجوری یعنی منجوری یا منجوری یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہی اگر نون کو علحدہ لکھیں تو چاہیے ہی مخفی آخر کو زیادہ کرین جیسے نہ اور کبھی ہی مخفی بایں تختانی سے بدل ہوتی ہی اور توجہ نون کا کہ جیسے فی اور کبھی فی کو مکر بھی لاتے ہیں کہ اور کلام سابق کی نفی مراد ہوتی ہی جیسے زید درخانہ است فی فی بسفر رفتہ
۴	برای مصدر	آخر کلمہ بعد تانی توقانی یا دال	جیسے رفتن اور آمدن یہ نون ساکن ہوتا ہی
۵	برای نسبت	آخر اسم	جیسے زمین منسوب بریم اور چوشت منسوب بچوشت یعنی حلقہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ نون مخفف آن کا ہی کہ وہ سب نسبت کے ہی
۶	راندہ	آخر کلمہ	جیسے پادش بادش زبیا زبیاں تسوسون جو خون ۴ نون میں نون نہیں ہوتا

بیان و ۱۰

واو اہل وہ کہ بڑے کلمے کا ہی وہ دو قسم ہی معدولہ اور مغفولی معدولہ وہ کہ پڑھنے میں نہ آوے جیسے ان کلموں کی
خود خوش و خوشی و خواجہ و خود اور مغفولی وہ ہی کہ پڑھنے میں آوے وہ بھی دو قسم ہی معدولہ و معدولہ اور
جیسے نذر اور طور میں اور مجبول جیسے نذر اور شور میں وہ واو مغفولی کہ بڑے کلمے کا نذر اور اسکے کئی معنی ہیں

معنی داد

۱	برای عطف	در میان معطوف و معطوف علیه	چیسے آذریذ و عمر آذریذ و عمر و داو عطفه کما ذریذ معطوف او عمر و معطوف حال معطوف او معطوف علیه کما ایک ہوتا ہے
۲	برای لزوم	در میان لازم و ملزوم	بیت اگر دعوت رکشی و زبول ہمن دست و دامان ال رسول دست او دامان آپسین لازم او ملزوم ہن
۳	برای استبعاد یعنی دوری	در میان دو کلمہ ہا ہم بعد شدہ باشند	بیت من وانکار شراب این چو حکایت باشد و ظاہر این قدم عقل کفایت باشد و در میان من وانکار شراب استبعاد
۴	برای تصغیر	آخر کلمہ	چیسے پسر اور پسر زنی پسر خرد
۵	بمعنی حال	در میان دو جملہ	نورم پیرا دی پیش لیتا و پوچھی نورم پیرا جاک پدیش لیتا رہا بود
۶	نہ اند	سر کلمہ	چیسے ایک و لیک لیکن و لیکن

بیان

باور پر دو قسم کے ہیں ملفوظی اور مخفی ملفوظی وہ جو خبر ملے کا ہوا اور پڑھنے میں آوے جیسے گرہ اور سندھ میں
 اور جمع میں برقرار رہتی ہے جیسے گرہا اور زہا اور کاف تصغیر کے ثلث سے مفتوح ہوتی ہے جیسے گمک
 وندک اور اضافت میں مسکوت ہوتی ہے جیسے گرہ من زہ من مخفی وہ ہو کہ پڑھنے میں نہ آوے جیسے جملہ اور
 خاند میں جمع میں حذف ہو جاتی ہے جیسے جاہا و خاہا اور کاف تصغیر کا جو کہ کو لادین نو وہ کاف فارسی سے
 بدل ہوتی ہے جیسے جاگمک و خاگمک اگر الف نون سے جمع کرین یا یا ہی صدری لگاؤں جب بھی کاف فارسی سے
 بدل ہوگی جیسے پیادگان و درندگان اور آندہ کی وافر شریک وہ ای مخفی کہ خبر ملے کا نہا و کے کسی معلوم ہیں

مثال

موق

معنی

معنی ہا

۱	برای نسبت	آخر اسما	دنمانہ منسوب بہ زمان و ستہ منسوب بہ ست اسطر جیسے یکسال و منسوب بہ یکسال
۲	بمعنی است	آخر فاعلی مطلق	جیسے آمدہ بمعنی آمدہ است رفتہ بمعنی رفتہ است
۳	برای انظار فقہ	آخر کلمہ	جیسے جامہ خامہ بندہ شگوفہ
۴	زائد	ایضا	ریح پال ریح الہ پیروا چار غنیا ر غنیا رہ گلگونہ

یای تحتانی معروف

۱	برای خطاب	آخر فعل	جیسے کردی کیا تو نے آمدی آیا تو
۲	برای واحد حاضر	آخر اسما	جیسے باد بہاری یعنی باد منسوب بہ بہار و اسپ عربی و جز ہندی
۳	برای منفی مصدر	آخر اسم فاعل	جیسے بخشندگی و افسردگی یعنی بخشندہ شدن و افسردہ شدن
۴	برای لیاقت	آخر مصدر فاعلی	جیسے کشتی یعنی قابل کشتن و نواختن یعنی قابل نواختن
۵	برای فاعلیت	آخر اسم	جیسے گشتی بمعنی گشت کنندہ و کسی بمعنی کسب کنندہ اگر بای فاعلیت یای نسبت گویند مثلاً اندک گشتی منسوب بہ گشت کسی منسوب بہ کسب

یای مجہول

۱	برای تنکیر	آخر اسم	جیسے آخر کسے کے بمعنی کس غیر معین آؤ زکرہ غیر معین کو کہتے ہیں چنانچہ مقدمے میں اسکا بیان ہو چکا ہے
۲	برای شہدہ بمعنی یک	ایضا	جیسے بزرگے و عزیزے فرمود یعنی ایک بزرگ و ایک عزیز
۳	برای تفعیل	"	جیسے طمان مردیت یعنی مرد بزرگست
۴	برای اقرار	آخر اضی	جیسے کر دے میکر دے و ہیکر دے کرنا وہ اسطر جیسے گفتے کہتا وہ

۵۵	برای تعریف یعنی معرّف کردن	آخر اسم بیت سعدی چو گندم طغیید بر مسود ز کمره تعایای موصول او وصلے سے معرّف ہو گیا اور جیسے مراد سے کہ داشتہ حاصل شدہ سینے مراد معین
----	-------------------------------	---

فائدہ آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہیں فارسی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں ش ح ص ض ط ظ ع ق
لفظ شصت اصل پیش است تھا اور لفظ صد سین کو صا د سے بدلنا اور چار حرف مخصوص فارسی ہیں عربی میں
نہیں آتے وہ یہ ہیں پ چ گ ش اگر لاتے ہیں عربی میں تو پ کوف سے چ کو کھانگ کو جیم تازی بدل کھانگ سے

فصل در ذکر تبدل حرف مفرد بحرف دیگر

جس حرف کو بدلتے ہیں اس کو تبدل نہ کہتے ہیں اور جس حرف سے بدلتے ہیں اس کو تبدل کہتے ہیں اور جس حرف سے بدلتے ہیں اس کو تبدل کہتے ہیں

مبدل	بدل	مثال	معنی	مثال	معنی
الف	دال مطلقہ	باین	بدین	معروف	بان
	بای تثنائی	اکدش	یکدش	معروف	بان
	فا	زبان	زفان	معروف	زبانہ
بای موصوفہ	واو	خواب	خواو	معروف	آب بزرگ
	میم	غرب	غرم	معروف	دائہ انگور
بای فارسی	فا	سپید	سفید	معروف	پارسی
	بای موصوفہ	پزودہ	بزودہ	معروف	تام شہر
تای فغان	دال	دشاس	دشاس	معروف	چکی
	طامی مطلقہ	ستبر	سطبر	معروف	توتا
تای مثلثہ	کیمرت	کیمورث	کیمورث	معروف	ننگ

مبتدل بدل مثال معنی مثال معنی

نامی شمشه	نامی فغانی	طهیت	طهیت	هینک	کثیرا	کثیرا	نامی از گوند
چشم نازی	نامی نازی	رجه	رنده	ریسان کرم	چوبه	چوده	بچه مرغ
زای نازی	کج	کوش	معروف	بهن	لرزان	لرزان	کج ساه تاب
شیر بزمه	کاف	کاش	دشت چمن	کنگاج	کنگاش	مشهد رت	
کاش نازی	آخشج	آخشج	عنصره				
نامی فغانی	تاراج	تاراج	لوت				
چشم نازی	لخته	لخته	شعله آتش	کاجی	کماشی	فروز خالین	
زای نازی	پاچنگ	پاژنگ	دیو و پادش				
ساد و حله	پهرین	صمین	نام ملک	چندل	صندل	چشم برون	
خانی بزمه	خیمه	همیه	نام پیمان	پند خاک	هک	معروف	
شیر بزمه	سج	سج	چیز شل	تاغ	تاغ	نام و رست	
نامی فغانی	چتاغ	چتاغ	آتش زن				
دال حله	دان	دراغ	تیدتر	کدضا	کدضا	ساجب خا	
دال حله	آرد	آرد	آتش				
دال حله	استاد	استاد	آخوند	بنید	بنید	شراب	
دال حله	روغ	روغ	خیمه پند	خیار	خیال	کدلی	
دال حله	پزشک	پزشک	طبيب حکیم				
چشم نازی	پزشش	پزشش	مذر	آورن	آورن	ایمانا کین	
خنین بزمه	گرنه	گرنه	امراز گرنه	آسیر	آسیر	از آسیر	
سین بزمه	ایاز	ایاس	نام علامه	آنکر	آنکر	کج خیلان	
سین بزمه	آماس	آماس	ورم	خروس	خروسه	مرغا	

مبدلانه بدل مشال معنی مشال معنی

صدا و محله	شست و شست	سالمه	سد	صد	سو
جیم فارسی	خروس	خروچ	مرغا		
جیم تازی	دیواس	دیواج	نام سیده ترش فزه		
تین مجمه	یایرس	یاپوش	جوتا	فرشته	معروف
سین محله	شار	سار	مار بزرگ	شارک	سارک
جیم فارسی	پاشان	پاجان	پاشنده		
جیم تازی	کاش	کاج	بسی کاشه ویت من		
صدا و محله	سین محله	سماخ	پرده گوش	قفص	قفص
خین مجمه	کاف فارسی	لغام	لگام	معروف	غلیواز
	قاف در ترکی	چنانخ	چنان	روغی شایین آب	ایان
قاف	کاف تازی	تریاق	تریاق	نام دوا	ترقیان
	کاف فارسی	خانقاه	خانگاه	عبادخانه	
غلین مجمه	قالیچه	قالیچه	نوعی از فرش معروف	قلندر	قلندر
واو	غام	دام	رنگ	فرنج	فرنج
کات و تازی	خای مجمه	شاماگ	شاماخ	سینه بند زان	سینه بند زان
خین مجمه	بدر کاله	پر خاله	پاره هر چیز	کزه گاؤ	غز گاؤ
کاف فارسی	خین مجمه	گلدر	غلدر	غلبله	غلبله
جیم	لگام	لجام	معروف	گیلان	گیلان
دال محله	اوزنگ	اوزنگ	ثمنت	آونگ	آوند
لام	رای محله	زرو	زرو	جونک	پر کاله
سیم	نون	کجیم	کجین	پاکیم	پاکیم

سهل مع بدل مثال معنی مثال معنی

نون	لام	نیلوفر	لیلو فر	چندل	چندل	چوب معروف
واو	بای هو ده	نوشته	نشته	معروف		
	ببای فاری	وام	بام	رنگ		
	فا	یاوه	یافه	گم شده و بهیوده		
کام	حلی حلی	هیز	حیز	نامرد		
	جیم	ماه	ماج	معروف	ناگاه	ناگاج
	بیتوفین	خانه	خائمن	معروف	خامه	خائنه تو
	باف کجی	خامه	خامگ	معروف	دیوانه دیوانگان	دیوانگی
یا	همه یانی و اگر نری	یوسف	جوسف	نام پیغیر	یونس	جونس

پوشیده نرسیده که جس جس مقام میں استادوں نے ان حرفوں کو بدلا ہوا وضع قلم نہیں بدلتا درست ہو اس قیاس پر ہر ایک جگہ بدلتا درست نہیں

فصل معانی حروف مرکبہ میں کہ اس جدول میں مرقوم ہیں

حروف	معنی	مثال	حروف	معنی	مثال
ا	برای ابتدای	از صبح حاضر مین	آ	از ابتدای صبح	از برای خدا از بہرین
۲	برای ابتدای مکان	از غنہ تا زار فرغی	۳	برای ابتدای مکان	از پی تو یعنی برای خدا
۳	معنی بعض	گرم از در راہ یعنی گرم	۴	برای ابتدای مکان	و بہرین و ہلی تو
	و حکم اسم	بعض در اجماع یعنی بعض		برای ابتدای مکان	نال در کسبہ دارم
		مضافہ بر اسم مضاف		برای ابتدای مکان	و نظر در کتاباں و نظر
		و چون مفعول میں		برای ابتدای مکان	ہر دو و نظر و اندک
				برای ابتدای مکان	و کتاب ہر دو
				برای ابتدای مکان	ظرف اند

حروف معنی مثال حروف معنی مثال

۲	نآمد بر افعال	در افکند و در ساز	۳	معنی مادام	تا جان باشد تو باشی
۳	بعد از همیکه	بر روی بای	۳	معنی بیک	بیا تا ترا خدمت کنم
۱	بر	معنی بالا	۵	معنی ازینار	هرگز
۲	زائد بر افعال	بر انداخت و بر افکند	۱	برای شرط	چون
۳	نآمد بعد از همیکه	بر روی بای	۲	برای تقاضا	برای تشبیه
۱	نشان مفعول	زود زید را زید مفعول	۱	برای شرط	چون
۲	نشان	زید را غلام یعنی غلام زید	۲	برای تشبیه	چون
۳	معنی برای	و چرا یعنی برای چه	۱	برای تشبیه	چون
۳	گاهی معنی از	غضارا یعنی از غضا	۱	برای تشبیه	چون
۱	با	برای معیت	۱	برای تشبیه	چون
۱	تا	برای ابت	۱	برای تشبیه	چون
۲	برای امتداد	برای امتداد	۱	برای تشبیه	چون

حروف معنی مثال حروف معنی مثال

۲	بمعنی شاید	بمیرود میگویی گرد بود	۱	آیا	برای آیهام	آیا کسی هست که جو از روی کند
۱	ای	برای نما	۱	یا	برای نذر و زبان	زید آمد یا عمرو زید
۱	سے	برای سے	۱	لیکن	برای استداک	چیتے پختہ است لیکن عمرو
۱	و	برای و	۱	لیکن	یعنی واسطے	رفت نذر و عمرو کا نشست بن
۱	میں	برای میں	۱	لیکن	دور کرنے اوس	ہو خانہ پختہ سے کہنے سے
۱	کے	برای کے	۱	لیکن	میں کے کہ سننے	سننے والے کو ہم ہوا اگر بھی
۱	کے	برای کے	۱	لیکن	دور کرنے کو بھلی بات	بٹھا ہوا گاس پیم کے دور
۱	کے	برای کے	۱	لیکن	سے چیدا ہوا	کرنے کو کما لیکن جو رفت

پوشیدہ تر ہے کہ جس اسم بعض حرفان حرفتین سے آتا ہو اگر وہ اسم مفرد ہو یعنی اور کسی اسم سے لگاؤ نہیں رکھتا تو اس اسم کے آخر اور اگر وہ لگاؤ رکھتا ہو جس جگہ لگاؤ تمام ہوا اوس جگہ ہندی ترجمے میں ایک کلمہ ہندی کا واسطے اوس کے مخصوص ہی تھا چنانچہ اس جدول میں پہلے ہر طرف کے وہ حرفا و اس کے بعد ہندی ہی وہ کلمہ ہندی کا کہ واسطے اوس حرف کے تقریبی بعد اس کے مثال اسم مفرد کی کہ اور کسی اسم سے لگاؤ رکھتا ہو اور بعد اس کے مثال اسم کی کہ اگر کسی اسم سے لگاؤ رکھتا ہو اور اوس مثالوں کا ترجمہ ہندی سے ہر ایک مثال کے نیچے لکھا ہو ہندی دریافت کر کے کام لیا جائے

حروف	کلمہ ہندی	مثال اسم مفرد	مثال اسم کرب بیک انھما	مثال اسم کرب بعد اضافت
از	سے	از خانہ	از خانہ زید	از خانہ براور زید
برای	کے	برای خدا	برای بندگان خدا	برای خاطر بندگان خدا
تجربہ	کے	تجربہ خدا	تجربہ بندگان خدا	تجربہ خاطر بندگان خدا

چو چون کا اند	کے	مانند چاند کے	چون نور ماہ	چون نور ماہ آسمان مانند نور چاند آسمان کے
جز سا	کے	جس سے زید سوا زید کے	جس سے غلام زید سوا غلام زید کے	جز بڑا دین غلام زید سوا بھائی غلام زید کے
در بچ	کے	درخانہ گھر میں بچ گھر کے	درخانہ دوست دوست کے گھر میں بچ گھر دوست کے	درخانہ برادر دوست دوست کے بھائی کے گھر میں بچ گھر بھائی دوست کے
بر اوپر	کے	بر تخت تخت پر اوپر تخت کے	بر تخت شاہ بادشاہ کے تخت پر اوپر تخت بادشاہ کے	بر تخت شاہ ہند ہند کے بادشاہ کے تخت پر اوپر تخت بادشاہ ہند کے
با ساتھ	کے	با زید ساتھ زید کے	با برادر زید ساتھ بھائی زید کے	با غلام برادر زید ساتھ غلام بھائی زید کے
بے بنیہ	کے	بے اختیار بنیہ اختیار کے	بے یاد پروردگار بنیہ یاد پروردگار کے	بے یاد پروردگار عالم بنیہ یاد پروردگار عالم کے
کلمات کی تشریح کلام آراء و مضمون میں خلل نہ داند				
فصل معانی بعض کلمات کے بیان میں				
ب گفت و بگوید و بگو	یعنی	گفت و گوید و گو		
مرکب مست مر خدا را	یعنی	مست خدا را		
در فکر در ساخت	یعنی	ساخت		
بر کفایت بر حید	یعنی	حید		
فران فلان فرافت	یعنی	رفت		
فرو فلان فرو خاند	یعنی	خاند		

وار	بزرگوار	بنده وار	یعنی	مانند بزرگ	مانند بنده
سان	شیرسان	فرشته سان	یعنی	مانند شیر	مانند فرشته
سار	خاکسار	سبکسار	یعنی	مانند خاک	مانند خیز سبک
سار	شاخسار	ونک سار	یعنی	بسیار شاخ	بسیار بنک و بجای نمک
بار	دریا بار	رود بار	یعنی	بسیار دریا	بسیار رود
زار	گلزار	لاله زار	یعنی	بسیار گل	بسیار لاله بجای لاله
ستان	گلستان	منفخا و بستان	یعنی	بسیار گل	بسیار گل و بجای ادب یعنی متب
وار	شاهوار	گوشوار	یعنی	لائی شاه	لائی گوش
انه	شاهانه	مردانه	یعنی	لائی شاه	لائی مرد
کان	شاهان	و شاهان	یعنی	لائی شاه	لائی انداختن براد
بان	دربان	فیلبان	یعنی	نگهبان در	نگهبان فیلب
وار	پرده وار	رازدار	یعنی	نگهبان پرده	نگهبان راز
بان	بهره بان	بندیران	یعنی	نگهبان بیل	نگهبان بندگی
نناک	غشاک	دردناک	یعنی	پیوسته بغم	پیوسته درد
گین	اندوگین	خشمگین	یعنی	پیوسته باندوه	پیوسته خشم
ک عربی	مردک	اسپک	یعنی	مرد خرد	اسب خرد
چه	بانچه	طافچه	یعنی	باغ خرد	طاف خرد
واو	پسرد		یعنی	پسر خرد	
یای محرو	کابلی	قریشی	یعنی	منسوب بکابل	منسوب بقریش
مین	زین	سیمین	یعنی	منسوب بزر	منسوب بسیم
ه	یکساره	یکاره	یعنی	منسوب بیکسال	منسوب بیکماه

کل شیخ زینت بسیار

کل شتی

کل شتی

کل شتی

کل شتی

کل شتی

کلمات عربی	اک	نفاک	مفاک	تفاک	یعنی	منسوب یعنی بر منسوب یعنی بر منسوب
کلمات عربی	ان	ایران	توران		یعنی	منسوب به ایران و منسوب توران ایران فریدون
کلمات عربی	انه	سالانه	ماهانه	روزانه	یعنی	منسوب به سال منسوب به ماه منسوب به روز
کلمات عربی	ن	ریمین	جوشن		یعنی	منسوب بریم منسوب به جوشن یعنی حلقه
کلمات عربی	ویه	راهویه	سیمویه		یعنی	منسوب به راه منسوب به سیمویه
کلمات عربی	وام	سبزوام	زردوام		یعنی	سبز رنگ زرد رنگ
کلمات عربی	فام	سرخ فام	سفید فام		یعنی	سرخ رنگ سفید رنگ
کلمات عربی	بام	سبز بام	سرخ بام		یعنی	سبز رنگ سرخ رنگ
کلمات عربی	گونه	زرد گونه	گلگونه		یعنی	زرد رنگ گل رنگ یعنی سرخ
کلمات عربی	گون	گلگون	سیکون		یعنی	رنگ گل رنگ سیم
کلمات عربی	جرده	سیاه جرده	مختص لفظ سیاه		یعنی	سیاه رنگ
کلمات عربی	جرت	سیاه جرت	مختص لفظ سیاه		یعنی	سیاه رنگ
کلمات عربی	بخشندگی	بخشندگی	شربتگی		یعنی	بخشیدن و شربت منور شدن و کام بخشیدن باری آخر بخشیدن و شربت منور
کلمات عربی	کام بخشی	کام بخشی	بکاف فارسی بدل شده			
کلمات عربی	ار	گفتار	رفتار		یعنی	گفتن رفتن
کلمات عربی	ش	آمزش	بخشش		یعنی	بخشیدن
کلمات عربی	دان	قلدان	نمکدان		یعنی	جای قلم دشمن جای نمک دشمن
کلمات عربی	وند	آوند	درهسل آوند		یعنی	جای آب دشمن
کلمات عربی	خوب	خوب	دویدم		یعنی	بهت دوڑا مین
کلمات عربی	نیک	نیک	نگریستم		یعنی	غور کر کے دیکھا مینے

بسیار	بسیار چشم	یعنی	بہت ڈھونڈھا مینے
ہمہ	ہمدیاران فرستند	یعنی	سب یار گئے
جملہ	جملہ سپاہ فراہم آمد	یعنی	سب سپاہ جمع آئی
بسا	بسا سنگبران و سبغی و را	یعنی	بہت یکبر والے اور بہت غرور والے
بے	دیدم کہ آخر خاک شدند	یعنی	دیکھے مینے کہ آخر خاک ہو گئے
آرے	آرے ہچیانست	یعنی	ٹان ایسا ہی ہر
سے	بلے پچنین شنید ام	یعنی	ٹان ایسا ہی سنا ہی سینے
لبیک	لبیک چرمیفر مایید	یعنی	حاضر ہوں میں کیا فرماتے ہو

کلیں تکرار کر کے پڑھیں کہ اس سے یاد آئے گا

خاتمہ چند فوائد قواعد ضروری کے بیان میں

فائدہ بیان امالہ آمالہ کیا ہی الف کی جگہ یا ی مچول پڑھنا جیسے حساب اور حسیب کا ب کہ
اعتماد عمید اور جیسے باتا تا بتے تے علی ہذا القیاس فائدہ جس کلمے کے اوپر الف ہے
اوس کلمے پر ہا ی و حہ زائد یا فون نفی یا سیم نہی آفر وہ الف یا ی تحتانی سے بدل ہوتا ہے جیسے
افند بیگند نیگند افکن بیگن بیگن کبھی اس یا ی تحتانی کو حذف بھی کرتے ہیں جیسے فلکن مفلکن
فائدہ دو کلمے جو آپس میں ترکیب پاویں پہلے کلمے کے آخر کا حرف اور دوسرے کلمے کا پہلا حرف
ایک صنف سے ہو پہلے کلمے کے آخر کے حرف کو حذف کرتے ہیں نیم من کو نیم اور سپید دیو کو سپید یو
اور گرد ہن کو گرد ہن کہتے ہیں یا کبھی پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ادغام کرتے ہیں جیسے شیر کہ
اصل میں شب تھاف فائدہ حرف مشدہ فارسی میں اصلانہیں آیا لفظ فرخ اور خرم شاد او
نادر ہن فائدہ وہ تہا ی فوقانی کہ عربی میں ہا کی صورت گرد لکھتے ہیں موجب رسم خط
فارسی کے دراز لکھنا چاہیے جیسے نعمت شہادت اور جہان کہیں التباس چن کا
گرد لکھتے ہیں جیسے صلوة اور زکوۃ میں فائدہ عربی میں لفظ انشاء اللہ تعالیٰ کا ان جدا

۴
یہ قواعد
بہت ضروری
ہیں

اور شاہ جہاں لکھتے ہیں فارسی میں ملا کے لکھنا چاہیے فارسی والے انشاء اللہ کو ایک کلمہ جانتے ہیں
 قائمہ نون اور بای موحہ جو کسی کلمے میں باہم متصل ہوں اور نون کو میم مشد سے یا میم
 مخفف سے بدلنا درست ہے جیسے ثناب اور ثم ذنب اور دل سنب اور سم فائدہ لفظ او اور لفظ و
 واسطے انسان کے مقرر ہے جب ان لفظوں پر لفظ بر یا لفظ در آوے تو طرف غیر انسان کے بھی راجع کرنا
 اشکاک درست ہے اور یہ نظم میں بیشتر ہر فائدہ بای موحہ زائد اور نون اگر کسی کلمے میں جمع ہوں یا جڑ
 کو نون کے اوپر مقدم کیا جائے کیونکہ حرف زائد در میان میں لانا خوب نہیں جیسے بنشکافہ اور بنانہ
 فائدہ جیسے عربی میں دو کلمے باہم آتے ہیں علیحدہ ہوں تو بمعنی ہیں جیسے حسن بسن بمعنی حیران سید طرح
 فارسی میں بھی ہیں جیسے تار و مار جسکو تال و مال کہتے ہیں بمعنی پریشان لیکن عربی میں بغیر عطف کے پڑھتے ہیں
 اور فارسی میں ساتھ و او عطف کے فائدہ نون جو حرف مدہ کے بعد واقع ہو غنہ پڑھا جیسے فارتی
 اس نون کا ظاہر پڑھنا درست نہیں مگر جب کہ او سپر کسرۃ اضافی یا تو صغنی آئے حروف مدہ الف ہو
 اور وہ واو کہ جسکا ماقبل مضموم ہوا اور وہ یای تختانی کہ جسکا ماقبل مکسور ہو جیسے جان او چیون اور تن
 میں مثال اضافت کی جان بن جنون تو میں حق فائدہ صینہ ماضی اور صینہ امر بمعنی مصدر بھی آتے ہیں
 مصرع گفت عالم گوش جان بشعوبہ یعنی گفتن عالم اور جیسے مصرع سوز دل پروانہ گس اندہ
 یعنی سوزن دل پروانہ گفت صینہ ماضی ہی بمعنی مصدر اور سوز امر ہی بمعنی مصدر فائدہ صینہ امر کا
 جو کسی اسم سے مرکب ہو کے بعد اس اسم کے واقع ہو تو وہ امر اکثر بمعنی اسم فاعل کے پیدا کرتا ہے
 اور ترکیب میں صفات ہوتا ہے اس اسم کا اور وہ اسم اسکا مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے غریب پرور
 اور بندہ نواز پرور اور نواز صیغہ امر کے ہیں بمعنی اسم فاعل یعنی پروردہ غریب و نواز نہ ہندہ
 اور کہیں ہ امر معنی اسم مفعول کے پیدا کرتا ہے جیسے دست پرور یعنی پروردہ دست اور جیسے خدائش
 یعنی بخشیدہ خدا ہندوستان زبانی یعنی زادہ ہندوستان فائدہ کہیں ماضی کسی اسم سے مرکب ہو
 معنی اسم مفعول کے بخشا ہے جیسے خانہ زاد یعنی زادہ خانہ اور جیسے دل نواز یعنی نوازہ دل نواز
 دو حرف قریباً المخارج جو جمع ہوں پہلے حرف کو دوسرے سے بدل کے دو نون کو آپس میں

او غام کرتے ہیں جیسے بدتر بدتر تشدید تائی فوقانی کبھی چلے حرف کو حذف کرتے ہیں
 بغیر تشدید تائی فوقانی اور جیسے زوتر کہ اصل میں زودتر تھا اور جیسے آوند کہ اصل میں آب و نہ تھا
 اور جیسے فروتر کہ اصل میں فروتر تھا اور یگان کہ اصل میں یک گان تھا مائتہ دو گان سگان
 کے یک کے آخر سے کات تازی حذف کیا فائدہ عربی میں جو بعض کلمات کے آخر الف
 محدودہ ہے یعنی ووالف جبکہ بعد ہمزہ ہے جیسے علماء فضلاء فارسی میں ہمزہ نہ لکھا جاتا ہے
 لیکن اہل لغت میں ہمزہ کی جگہ یای تختانی لکھیں جیسے علمای عصر فضلائی دہر فائدہ لفظ کس
 انسان کے واسطے مقرر ہے اور واسطے غیر انسان کے لفظ چیز اور چہ جیسے بیت سعدی
 مرحوم کی بیت بناید بستن اندر چیز کو کس لہجہ کہ دل برداشتن کا ریت شکل + فائدہ جس
 کلمے کے آخر الف یا ہا یا یای تختانی ہو اور یای تختانی نسبت کی اس کے آخر لگاؤ میں تو اس الف
 کو اور ہا کو اور یای تختانی کو اور اسے بدلیں جیسے مصطفیٰ مصطفوی انبالہ انبالوی ملی
 دہلوی فائدہ بعض کلمات میں واسطے تخفیف کے اختصار کرتے ہیں جیسے نور مختصر منور
 کا اور کوثر مختصر کوثران کا اور بغداد مختصر باغ داد کا کہ نوشیروان نے وہاں واسطے حکمہ داد کے
 ایک باغ بنایا تھا ائمہ تین روز وہاں بیٹھ کر داد دیا کرتا تھا فائدہ بعض معمر لازم اور متعدی
 دونوں میں سے جیسے سوختن جلانا افروختن روشن ہونا روشن کرنا آموختن سیکھنا سکھانا پختن
 پکنا پکانا شکستن ٹوٹنا توڑنا فائدہ جس کلمے کے سرے پر ہمزہ ہو یعنی الف متحرک ہو وہ
 الف دوج کلام میں ساقط بھی ہوتا ہے یعنی پڑھنے میں نہیں آتا اور اس کی حرکت ماقبل کو دینے
 ہیں مگر اکثر وہ لکھنے میں آتا ہے اور بعض الفاظ میں لکھنے میں بھی نہیں آتا جیسے **صرع**
 اوست اقرب من از دو دورم حیث ہ از کے الف کی حرکت ماقبل کو دی پڑھنے سے ساقط
 کیا اور لکھنے میں رکھا اور او کے الف کا فتحہ ان کی زے کو دیا اور او اس الف کو پڑھنے اور لکھنے
 سے دونوں سے ساقط کیا از او سے زود پڑ گیا فائدہ بعض کلمات کہ آخر اس کے الف ہی بند
 الف کے یای تختانی کا لکھنا پڑھنا بھی درست ہے جیسے خدا خدای پاپا پاپا سنجی بختاشی ہفتا ہفتا

التماس اس مع لفت کفر کار کی یہ پی کہ ہر ایک بان کی صرف اور نحو کے قواعد میثا س میں
 سب کا بیان کرنا اشکال عد کھنے اور پڑھنے والے کو ملال چند قاعدے ضروری اس مختصر میں
 کیے جو انکو ضبط کر لیا باقی قاعدے سے ملو کر کتابوں میں اپنا لیکھا سیکھ کر زیادہ طول نہیں یا اس نظم کو لکھا

نظم

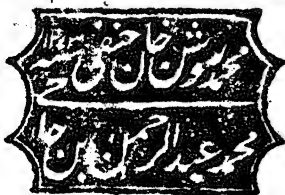
ہزار شکر ہوا مبدیہ فیوض تمام یہ مینے جمع کیا ہے کہ پائدار رہے جو فارسی میں ضروری تھا سو بیان کیا مجھے کرم سے بزرگوں کے ہی امید فلاح و گر نہ عیب کو ڈھاپیں ہرے برحمت خالق	حسد اگر سے کہ یہ ہو صد فیوض تمام جہان میں من رہوں مجھے یادگار رہے ملال طبع نہ واسیلے نہ طول دیا جہان کہیں کہ خطا ہوا دیکھ کرین اصلاح کرین بغا تہ ممتاز بھیکو با اخلاص
--	---

پڑھیں جو فاتحہ شائق یہ وہ بھی پائیں اد
 بحق احمد مرسل وآلہ الاعباد

خاتمہ لطیف الحمد للہ والمنہ کہ کتاب نافع خاص عام صدر فیوض نام در صرف نحو
 فارسی تصنیفات شاہ نذیر الدین حسن شائق قرشی ہاشمی او خدا اللہ الکریم جنات النعیم
 کہ از بس قبول خاطر طلب و کثرت شائقین اولی الاباب کیاب گردیدہ بود در مطبع نفا می
 واقع شہر کانپور باہتمام محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان و تربیت یافتہ
 خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان غزوہ اہل شعبان المعظم ۱۲۹۴ ہجری بار سوم مطبوع گردید

وجہ ختم بر خاتمہ

برای سند این معنی کہ این کتاب مطبوع مطبع نظامی ست حرد ستخط ہتم افرود شد



المبصر
 محمد روشن خان صاحب

آخری درج شدہ تاریخ پر یکے بے استعار
لی گئی تھی، مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یونیدیرا نہ لیا جائے گا۔
